بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 74

شمارہ 47

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

28 جمادی الاوّل 1447 ہجری قمری ❁ 20 نبوت 1404 ہجری شمسی ❁ 20 نومبر 2025ء

ارشاد باری تعالیٰ

فَبِمَا رَحۡمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنۡتَ لَہُمۡ ۚ وَلَوۡ کُنۡتَ فَظًّا غَلِیۡظَ الۡقَلۡبِ لَانۡفَضُّوۡا مِنۡ حَوۡلِکَ ۪

﴿سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰن:160﴾

ترجمہ: پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تُو ان کے لئے نرم ہو گیا۔ اور اگر تُو تندخو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گِرد سے دُور بھاگ جاتے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 نومبر 2025 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، فعال درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

نرمی سے گفتگو کی جائے تا کہ دوسروں کے ذہن نشین ہو

فرمودات عالیہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

ترک شر کی اخلاق میں سے رفق اور قول حسن ہے اور یہ خلق جس حالت طبعی سے پیدا ہوتا ہے اس کا نام طلاقت یعنی کشادہ روئی ہے۔ بچہ جب تک کلام کرنے پر قادر نہیں ہوتا۔ بجائے رفق اور قول حسن کے طلاقت دکھلاتا ہے۔ یہی دلیل اس بات پر ہے کہ رفق کی جڑھ جہاں سے یہ شاخ پیدا ہوتی ہے طلاقت ہے۔ طلاقت ایک قوت ہے اور رِفق ایک خلق ہے جو اس قوت کو محل پر استعمال کرنے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ کی تعلیم یہ ہے کہ

لوگوں کو وہ باتیں کہو جو واقعی طور پر نیک ہوں۔ ایک قوم دوسری قوم سے ٹھٹھا نہ کرے ہو سکتا ہے کہ جن سے ٹھٹھا کیا گیا ہے وہی اچھے ہوں۔ بعض عورتیں بعض عورتوں سے ٹھٹھا نہ کریں ہو سکتا ہے کہ جن سے ٹھٹھا کیا گیا ہے وہی اچھی ہوں اور عیب مت لگاؤ۔ اپنے لوگوں کے برے برے نام مت رکھو۔ بدگمانی کی باتیں مت کرو اور نہ عیبوں کو کرید کرید کر پوچھو۔ ایک دوسرے کا گلہ مت کرو۔ کسی کی نسبت وہ بہتان یا الزام مت لگاؤ جس کا تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں اور یاد رکھو کہ ہر یک عضو سے مواخذہ ہوگا اور کان، آنکھ، دل ہر ایک سے پوچھا جائے گا۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 350)

اسی طرح فرمایا:

دشمن اگر سخت کلامی کرے تو اسکے مقابل سختی کرنے سے فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ سخت الفاظ سے برکت دور ہو جاتی ہے۔ (ملفوظات جلد نہم صفحہ 273)

نیز فرمایا:

مدارات اسے کہتے ہیں کہ نرمی سے گفتگو کی جاوے تا کہ دوسروں کے ذہن نشین ہو اور حق کا اس طرح اظہار کرنا کہ ایک کلمہ بھی باقی نہ رہے اور سب ادا ہو جاوے اور مداہنہ اسے کہتے ہیں کہ ڈر کر حق کو چھپا لینا، کھا کینا۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ نرمی سے گفتگو کر کے پھر گرمی پر آ جاتے ہیں۔ یہ مناسب نہیں ہے کہ حق کو پورا پورا ادا کرنے کے واسطے ایک ہنر چاہئے۔ وہ شخص بہت بہادر ہے جو کہ ایسی خوبی سے حق کو بیان کرے کہ بڑے غصہ والے آدمی بھی اسے سن لیویں۔ خدا ایسوں پر راضی ہوتا ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ حق گو سے لوگ راضی نہ ہوں اگرچہ وہ نرمی بھی کرے مگر تاہم درمیان میں ایسے بھی ہوتے ہیں جو اچھا کہنے لگتے ہیں۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 225 تا 226)

❁❁❁

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے، نرمی کو پسند کرتا ہے نرمی جس چیز میں ہو اس کو خوبصورت بنا دیتی ہے

❁ عَنۡ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ اللّٰہَ رَفِیۡقٌ یُحِبُّ الرِّفۡقَ ، وَیُعۡطِیۡ عَلَی الرِّفۡقِ مَا لَا یُعۡطِیۡ عَلَی الۡعُنۡفِ وَمَا لَا یُعۡطِیۡ عَلٰی مَا سِوَاہُ۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے نرمی کو پسند کرتا ہے نرمی کا جتنا اجر دیتا ہے اتنا سخت گیری کا نہیں دیتا۔ بلکہ کسی اور نیکی کا بھی اُتنا اجر نہیں دیتا۔

❁ عَنۡ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا زَوۡجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ الرِّفۡقَ لَا یَکُوۡنُ فِیۡ شَیۡءٍ اِلَّا زَانَہٗ وَلَا یُنۡزَعُ مِنۡ شَیۡءٍ اِلَّا شَانَہٗ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہّرہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا۔ کسی چیز میں جتنا بھی رفق اور نرمی ہو اتنا ہی یہ اس کے لئے زینت کا موجب بن جاتا ہے اور جس سے رفق اور نرمی چھین لی جائے وہ اتنی ہی بدنما ہو جاتی ہے۔ یعنی رفق اور نرمی میں ہی حُسن ہے۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب فضل الرفق)

(بحوالہ حدیقۃ الصالحین مصنفہ ملک سیف الرحمٰن صاحب حدیث 805 تا 806)

❁❁❁

تفسیر کبیر سے اقتباس

نرمی کے ساتھ اور عقل سے کام لیتے ہوئے بات کیا کرو ...... کیونکہ...... جو شخص ایسا نہیں کرتا بلکہ غصے میں آ جاتا ہے وہ دوسرے کو ہرگز سمجھا نہیں سکتا

(از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ)

سیدنا حضرت اقدس المصلح موعود رضی اللہ عنہ آیت قرآنی اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَالۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَجَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ (النحل: 126) کی تفسیر کرتے ہوئے تبلیغ اسلام کے گُر سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں:

حکمت کے معنی حلم کے بھی ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ نرمی کے ساتھ اور عقل سے کام لیتے ہوئے بات کیا کرو۔ کیونکہ جو شخص ایسا نہیں کرتا بلکہ جلد تیز ہو کر غصے اور جوش میں آ جاتا ہے وہ دوسروں کو ہرگز سمجھا نہیں سکتا۔ نبوت کے معنوں کی رو سے یہ مطلب ہوگا کہ الٰہی کلام کی مدد سے لوگوں کو دین کی طرف بلاؤ۔ جو دلائل خود قرآن کریم نے دیئے ہیں انہی کو پیش کرو۔ اپنے پاس سے ڈھکو نسلے نہ پیش کیا کرو۔ آہ! اگر اس گُر کو مسلمان سمجھتے تو یہودیت اور عیسائیت کو کھا جاتے۔ ہمارا ہتھیار قرآن کریم ہی ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَجَاہِدۡہُمۡ بِہٖ (الفرقان: رکوع 5) اس قرآن کی تلوار لے کر دنیا سے جہاد کے لئے نکل کھڑا ہو۔ پر افسوس کہ آج دنیا کی ہر چیز مسلمان کے ہاتھ میں ہے لیکن اگر نہیں تو یہی تلوار، جس کو لے کر نکل کھڑے ہونے کا حکم تھا۔

مَا یَمۡنَعُ مِنَ الۡجَہۡلِ کی رُو سے آیت کا یہ مطلب بنے گا کہ تم ایسے طریق سے کلام کیا کرو۔ جس کو دوسرا سمجھ سکتے۔ اور اس سے اس کی غلط فہمی دور ہو سکے۔ یعنی وہ بات ہونی چاہیے جو جہالت کا قلع قمع کرے۔ اور مخاطب کے فہم کے مطابق ہو۔ چنانچہ حدیث میں بھی آتا ہے۔ ’’آمَرَنَا رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ أَنۡ نُکَلِّمَ النَّاسَ عَلٰی قَدۡرِ عُقُوۡلِہِمۡ‘‘ (فردوس الاخبار للدیلمی فصل امر امرنا) کہ ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ لوگوں سے ان کے فہم

باقی صفحہ نمبر 07 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

خطاب

خطاب سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

برموقع سالانہ نیشنل اجتماعات مجلس انصار اللہ برطانیہ، کینیڈا اور برکینا فاسو فرمودہ مورخہ 28؍ستمبر 2025ء

نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کا جو آپ نعرہ لگاتے ہیں وہ حقیقت میں ایسا نعرہ ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے والے لوگوں کا نعرہ ہے

آپ یعنی انصار وہ لوگ ہیں جو اپنی عمر، سوچوں اور تجربے کے لحاظ سے انتہائی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکے ہیں

اس لحاظ سے کہا جا سکتا ہے کہ جماعت کے لیے آپ کو ایک رول ماڈل اور نمونہ ہونا چاہیے

آپ کے نمونے دیکھ کر ہی اگلی نسلوں نے اپنی اصلاح کرنی ہے یا اپنی کمزوریوں کو دیکھنا ہے

ہمیشہ غور کریں کہ کیا ہم ہر طرح کے مخفی شرک سے پاک ہیں؟ کیا ہمارا ہر عمل اور فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہے؟ کیا ہر عمل ہمارا تقویٰ پر چلنے والا ہے؟

ایک احمدی کو، ایک مومن کو جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی ہے

اس طرف خاص توجہ دینی چاہیے کہ ہمیں کس قدر جھوٹ سے نفرت کرنی چاہیے کیونکہ یہ ہمیں شرک کے قریب لے کر جا رہا ہے

اگر ہمارے اندر کوئی برائی ہوگی، انصار کی عمر کو پہنچنے والوں کے اندر کوئی برائی ہوگی تو اگلی نسل میں بھی برائیاں پیدا ہوتی جائیں گی

ہم احمدی ہوئے ہم نے بیعت بھی کی، خواہ نئے آنے والے ہوں یا پرانے، ہم بیعت کرتے ہیں اور شرائط بیعت کے پابند رہنے کا عہد کرتے ہیں

ان شرائط میں بہت ساری چیزیں ہیں جن کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہیے

آپ جو انصار کہلاتے ہیں ان کے لیے تو سب سے اوّل اس بات کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ آپ نے اصلاح کرنی ہے آپ نے یہ اعلان کیا ہے کہ ہم آپؑ کے انصار ہیں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مددگار ہیں اور مددگار تو وہی ہو سکتا ہے جو ان سب باتوں پر عمل کرنے والا ہو جس کا انہوں نے عہد کیا ہے کہ ہم ہمیشہ مددگار رہیں گے یہ بہت ضروری ہے کہ ہر قسم کے بغاوت کے طریقوں سے بچا جائے۔ کسی قسم کی بغاوت ہماری فطرت یا ہمارے کاموں میں نہیں ہونی چاہیے۔ اطاعت کا جذبہ سب سے بڑھ کر ہونا چاہیے خواہ وہ جماعتی نظام کے اندر اطاعت کا جذبہ ہو یا حکومت کے قانون کی اطاعت کا معاملہ ہو ہر صورت میں مکمل اطاعت ہونی چاہیے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو نماز کو چھوڑتا ہے وہ کفر اور شرک کے قریب ہو جاتا ہے

ہمیں جائزہ لینا چاہیے کہ کیا ہم نمازیں چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس انذار کی لپیٹ میں تو نہیں آ رہے پس بہت خوف کا مقام ہے

جائزہ لیں کہ آپ انصار اللہ کی عمر کو پہنچے ہوئے کتنے لوگ ہیں جو تہجد کی نماز پڑھتے ہیں؟

چالیس سال سے اوپر کے لوگوں کو تو خدا تعالیٰ کی یاد آنی چاہیے اور انہیں کوشش کرنی چاہیے کہ تہجد پڑھیں

آجکل کے حالات میں درود کی طرف خاص توجہ دینی چاہیے، اسی سے ہم ان مشکل حالات سے گزر سکتے ہیں

آجکل دنیا جن باتوں میں ڈوبی ہوئی ہے اور تباہی کی طرف جا رہی ہے اس تباہی سے بچنے کے لیے بھی ضروری ہے کہ

ہم درود پڑھیں اور پھر دعائیں کریں تو اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں سنے گا

درود کے ساتھ استغفار بھی پڑھنا چاہیے اور انصار کو اس کے لیے ایک نمونہ بننا چاہیے

بلکہ مہم چلانی چاہیے کہ نہ صرف انصار بلکہ گھروں میں بھی درود اور استغفار کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہو

آجکل دنیا کے جو حالات ہیں خاص طور پر مسلمان دنیا کے، یہ بھی اس بات کا تقاضا کرتے ہیں اور ان کی ہمدردی یہ چاہتی ہے اور بیعت کی شرط بھی یہ تقاضا کر رہی ہے کہ ہم ان کے لیے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے اور یہ جو تکلیفوں میں مبتلا ہیں ان کو اللہ تعالیٰ تکلیفوں سے نکالے اور یہ راستی کی طرف چلنے والے ہوں اور زمانے کے امام کو ماننے والے ہوں تا کہ ان کی دنیاوی تکلیفیں بھی ختم ہوں اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہونے والے بن جائیں۔ پس اس طرف خاص توجہ دینی چاہیے اور اس کے لیے دعا کرنی چاہیے

ہمارے بہت سارے احمدی جنہیں تکلیفیں پہنچتی ہیں، انہیں آپؑ نے فرمایا کہ ان باتوں سے دلگیر مت ہو

اللہ تعالیٰ کا پلّو پکڑے رکھو، دامن پکڑے رکھو تو ان شاء اللہ تعالیٰ کبھی ضائع نہیں ہو گے اور یہ نصیحت پاکستان والوں کے لیے بھی ہے، یہ نصیحت آپ کے لیے بھی ہے

شرائط بیعت کا وقتاً فوقتاً مطالعہ کرتے رہنا چاہیے، خاص طور پر انصار کو جگالی کرتے رہنا چاہیے تا کہ ان کو اپنی نسلوں کی تربیت کرنے میں آسانی رہے

پُر معارف اختتامی خطاب سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

برموقع سالانہ اجتماعات مجلس انصار اللہ برطانیہ، کینیڈا اور برکینا فاسو فرمودہ مورخہ 28؍ستمبر 2025ء بروز اتوار بمقام اجتماع گاہ، ٹک لین، Puttenham، گلفورڈ، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشۡهَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ○ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ○ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ○

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ○

باقی صفحہ نمبر 09 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

حضرت اَبُو خَیْثَمَہ ؓ چھپر کے دروازے پر کھڑے ہوئے اوران کی بیویوں نے جو ان کے لیے انتظام کیا ہوا تھا وہ دیکھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو سخت چلچلاتی دھوپ، سخت گرمی اور لُو کے سفر میں ہوں اور اَبُو خَیْثَمَہ ؓ ٹھنڈے سایوں میں عمدہ کھانوں اور خوبصورت بیویوں اور اپنے مال مویشیوں میں مقیم ہو۔ یہ ہرگز انصاف نہیں ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں تم میں سے کسی کے پاس بھی نہیں آؤں گا یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ جاؤں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ ؓ کو مخاطب ہو کر فرمایا:
اے معاذ! اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو تُو دیکھ لے گا کہ وادیٔ تبوک باغوں سے بھر گئی ہے۔
معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی معلوم ہو گیا ہو گا کہ حضرت معاذ ؓ یہ جگہ دیکھیں گے اور وہ وادی درختوں اور باغات کا مجموعہ بن جائے گی

یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ ہی کی برکت ہے کہ آج تبوک میں اس کثرت سے پانی موجود ہے کہ مدینہ اور خیبر کے سوا ہمیں کہیں اتنا پانی دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تبوک کا پانی ان دونوں جگہوں سے بھی زیادہ ہے۔ اس پانی سے فائدہ اٹھا کر اب تبوک میں ہر طرف باغ لگائے جارہے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق تبوک کا علاقہ باغوں سے بھرا ہوا ہے اور دن بدن بھرتا جارہا ہے

آپؐ نے دعا دیتے ہوئے فرمایا:
اللہ تعالیٰ راہِ خدا میں حفاظت کرنے والوں پر رحم کرے۔
لوگوں میں سے یا جانوروں میں سے تم نے جس جس کی حفاظت کی ہے ان میں سے ہر جان اور جانور کے بدلے تمہیں ایک ایک قیراط اجر ملے گا

غزوۂ تبوک کے حالات و واقعات کی روشنی میں سیرت نبوی ﷺ کا پاکیزہ بیان

سانحہ ربوہ کے زخمیوں، پاکستان اور بنگلہ دیش کے احمدیوں نیز مظلومینِ فلسطین کے لیے دعاؤں کی تحریک

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31/اکتوبر 2025ء بمطابق 31/اخاء 1404 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

غزوۂ تبوک کا آجکل ذکر ہو رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوہ کے لیے روانہ ہوئے اس بارے میں تاریخ ہمیں مزید یہ بتاتی ہے کہ اسلامی لشکر کی تبوک کے لیے روانگی کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلا پڑاؤ ذُوْ خُشُبْ مقام پر کیا۔ ذُوْ خُشُبْ مدینہ سے ایک رات کی مسافت پر شام کے راستے پر ایک وادی ہے جہاں بڑی تعداد میں پانی کے چشمے ہیں۔ وہاں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر اور عصر جمع کر کے ادا کرنی شروع فرمائی۔ اس سفر کے دوران ظہر اور عصر اور مغرب عشاء مستقل طور پر ہی جمع کر کے ادا کرتے رہے۔

(کتاب المغازی للواقدی جلد 2 صفحہ 386 باب غزوہ تبوک۔ دارالکتب العلمیۃ 2004ء) (دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ ﷺ جلد 9 صفحہ 484 بزم اقبال لاہور) (فرہنگ سیرت صفحہ 114 زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی 2003ء)

دورانِ سفر جہاں جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا اس کے بارے میں مکمل تفصیلات تو نہیں ملتیں ان میں سے بعض مقامات کے صرف نام درج ہیں وہ بھی آگے اگر موقع ملا تو ان شاء اللہ بیان ہو جائیں گے۔ حضرت مُعَاذ بِنْ جَبَلؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں تھے کہ آپؐ کے کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل گیا۔ آپؐ نے ظہر اور عصر جمع کیں اور اگر آپؐ سورج ڈھلنے سے پہلے چل پڑتے تو ظہر میں تاخیر کرتے یہاں تک کہ عصر کے لیے اترتے اور مغرب میں بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ اگر آپ کے چلنے سے پہلے سورج غروب ہو جاتا تو مغرب اور عشاء جمع کرتے اور اگر سورج غروب ہونے سے پہلے آپ چل پڑتے تو مغرب میں تاخیر کرتے یہاں تک کہ عشاء کے لیے اترتے پھر دونوں کو جمع کرتے۔ (سنن ابی داؤد کتاب صلاۃ السفر باب الجمع بین الصلوٰتین حدیث 1208و1210)

ذکر آتا ہے کہ اس سفر میں حضرت عَبْدُ الرَّحْمَانْ بِنْ عَوْفؓ کو امامت کی سعادت ملی جس کا واقعہ یوں ہے۔ حضرت مُغِیْرَہْ بِنْ شُعْبَہؓ نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شریک ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے فجر کی نماز سے پہلے تشریف لے گئے۔ میں نے آپؐ کے ساتھ پانی کی چھاگل اٹھالی یعنی پانی اٹھا کے آپؐ کے ساتھ ہی چل پڑا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف واپس آئے تو میں فاصلے پر کھڑا تھا تو میں چھاگل سے آپؐ کے ہاتھ پر پانی ڈالنے لگا اور آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے۔ یہاں یہ وضو کا طریقہ بیان کر رہے ہیں۔ یعنی سفر میں کس طرح وضو کیا۔ پھر آپؐ نے اپنا چہرہ مبارک دھویا۔ پھر آپؐ اپنے بازوؤں کو اپنے جُبَّہ سے باہر نکالنے لگے لیکن جُبّے کی آستینیں تنگ تھیں اس لیے آپ نے اپنے ہاتھ جبے کے اندر داخل کیے اور اپنے بازو جبے کے نیچے سے نکال کر کہنیوں تک دھوئے۔ پھر آپؐ نے اپنے موزوں پر مسح کیا یعنی جرابیں اس وقت پہنی ہوئی تھیں تو جرابوں پر مسح کیا۔ ان کو صاف کیا۔ پھر آگے چل پڑے۔ مُغِیْرَہْ کہتے ہیں کہ میں بھی آپؐ کے ساتھ آگے چلا یہاں تک کہ ہم نے لوگوں کو پایا کہ وہ حضرت عَبْدُ الرَّحْمَانْ بِنْ عَوْفؓ کو آگے کر چکے تھے، وہ ان کو نماز پڑھا رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو میں سے ایک رکعت پائی یعنی وہ لوگ ایک رکعت پہلے پڑھ چکے تھے اور آپؐ نے دوسری رکعت لوگوں کے ساتھ پڑھی۔ جب حضرت عَبْدُ الرَّحْمَانْ بِنْ عَوْفؓ نے سلام پھیرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز پوری کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو اس بات نے مسلمانوں میں گھبراہٹ پیدا کر دی اور بکثرت تسبیح کرنے لگے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز ختم کر لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا یا فرمایا اچھا کیا۔ آپؐ نے نماز اپنے وقت پر ادا کرنے کی وجہ سے ان کی تعریف کی۔

(صحیح مسلم مترجم جلد 2 صفحہ 184-185 کتاب الصلاۃ باب تقدیم الجماعۃ من یصلی بھم اذا تاخر الامام حدیث 632)

قومِ ثمود کے کھنڈروں سے گزرنے کا ذکر بھی ملتا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب غزوۂ تبوک کے دوران حِجْر میں قیام فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ارشاد فرمایا کہ وہ اس کے کنوئیں سے نہ پئیں اور نہ اس سے پلائیں۔ صحابہؓ نے کہا کہ ہم نے تو اس کے پانی سے آٹا گوندھ لیا ہے اور ہم نے اپنے جانوروں کو پانی پلایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ارشاد فرمایا کہ وہ گوندھا ہوا آٹا پھینک دو اور جو پانی پاس ہے اس پانی کو بھی انڈیل دو اور ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا پھینکنے کا ارشاد فرمایا اور حضرت اَبُوْ ذَرؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس پانی سے آٹا گوندھا ہے اسے پھینک دو۔ یعنی اس جگہ سے لیے گئے پانی سے گوندھنے والے آٹے کو پھینکنے کا ارشاد فرمایا۔

(صحیح البخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ والیٰ ثمود اخاھم صالحا حدیث 3378)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ اس کنوئیں کا پانی پیو اور نہ اس سے وضو کرو بلکہ اس کے پانی سے جو آٹا تم نے گوندھا ہوا ہے اسے اونٹوں کو کھلا دو خود اس میں سے ہرگز نہ کھاؤ۔

(تاریخ الطبری جلد 2 صفحہ 183، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2012ء)

ایک دوسری روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ اس کنوئیں سے پانی لیں جہاں حضرت صالحؑ کی اونٹنی پانی پینے کے لیے آیا کرتی تھی اور اس کنوئیں سے نہ لیں۔ یہ جو کنواں تھا اس سے منع کیا تھا کہ وہاں سے نہیں لینا بلکہ آپؐ نے فرمایا اس کنوئیں سے لیں جہاں حضرت صالحؑ کی اونٹنی پانی پینے کے لیے آیا کرتی تھی۔

(صحیح البخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ والیٰ ثمود اخاھم صالحا حدیث 3379)

شارح بخاری اِبْنِ حَجَرْ عَسْقَلَانِیْ کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کنوئیں، حضرت صالحؑ کی اونٹنی کے کنوئیں کا علم وحی کے ذریعہ سے ہوا تھا۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری جلد 06 صفحہ 469 قدیمی کتب خانہ کراچی)

ایک روایت میں ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم حِجْر سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان لوگوں کی بستیوں میں داخل نہ ہو جنہوں نے ظلم کیا مگر یہ کہ تم رو رہے ہو۔ بڑی خوف کی، خشیت کی حالت ہونی چاہیے۔ جن قوموں پہ عذاب آیا تھا ان کی بستیوں سے گزر رہے ہو تو اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہوئے یہاں سے گزرو مبادا تمہیں وہ مصیبت پہنچے جو انہیں پہنچی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر سے اپنا چہرہ مبارک ڈھانپ لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار تھے۔ (صحیح البخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ والی ثمود اخاھم صالحا حدیث 3380)

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اپنا سر ڈھانپ لیا اور رفتار تیز کر دی یہاں تک کہ وادی پار کر لی۔

(صحیح البخاری کتاب المغازی باب نزول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الحجر حدیث 4419)

یہ جو حِجْر نام ہے یہ ایک علاقہ ہے۔ اس کا تعارف یہ ہے کہ مدینہ سے تبوک جاتے ہوئے یہ علاقہ آتا ہے۔ وہاں پر حضرت صالحؑ کی قوم ثمود آباد تھی۔ اس علاقے کا نام حِجْر تھا۔ آجکل یہ علاقہ مَدَائِنِ صالح کے نام سے مشہور ہے۔ اللہ نے اس قوم کو کثیر نعمتوں سے نوازا۔ سرسبز کھیت تھے، بہتے چشمے تھے، کھیتی باڑی کا وسیع انتظام تھا، کھجور اور دیگر پھلوں کے باغات تھے۔ بے مثل قوت اور صلاحیت کے حامل تھے یہ لوگ۔ بڑا potential تھا ان لوگوں کا، محنت کرنے والے تھے اور اللہ تعالیٰ نے قدرتی وسائل سے، ذرائع سے نوازا بھی خوب ہوا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ یہاں تک ان کی skill تھی کہ یہ لوگ پہاڑوں میں گھر بنانے والے تھے۔ حضرت صالحؑ کی اونٹنی ان کے لیے بطور نشان تھی لیکن انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں۔ اس پر اللہ نے انہیں عذاب سے تباہ و برباد کر دیا۔ قرآن کریم میں اس قوم کا نام اَصْحَابُ الْحِجْر آیا ہے اور قرآن کریم میں اَلْحِجْر نام کی سورت بھی ہے۔

(اللؤلؤ المکنون سیرت انسائیکلوپیڈیا جلد 9 صفحہ 485 دارالسلام) (دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلد 9 صفحہ 490 بزم اقبال لاہور)

اس سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی گم ہونے کا واقعہ بھی ملتا ہے۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کی طرف تشریف لے جا رہے تھے تو راستے میں ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قَصْواء گم ہو گئی۔ صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسے ڈھونڈنے کے لیے نکلے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت عُمارہ بن حَزمؓ بھی تھے جو کہ بیعت عقبہ میں شامل ہوئے تھے اور بدری صحابی تھے۔ حضرت عُمارہؓ کے خیمے میں زَید بن صَلُت تھا جو یہودی قبیلہ بنو قَینُقَاع سے تعلق رکھتا تھا اور یہودی تھا پھر مسلمان ہوا لیکن مسلمان ایسا ہی تھا کہ اس نے منافقت کا اظہار کیا۔ پوری طرح ایمان مضبوط نہیں تھا۔ تو اس طرح یہاں بھی اس کا اظہار ہوا ہے اور وہ اس طرح ہوا کہ زید نے خیمے والوں سے کہا جبکہ حضرت عُمارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ وہ نبی ہیں اور وہ تمہیں آسمان کی خبروں سے آگاہ کرتے ہیں لیکن حال یہ ہے کہ وہ خود نہیں جانتے کہ ان کی اونٹنی کہاں گئی ہے۔ زید اپنے خیمے میں یہ بات کر رہا تھا تو عین اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عُمارہؓ سے فرمایا جبکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک شخص نے یہ کہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں کو تو بتاتا ہے کہ وہ نبی ہے اور گمان کرتا ہے کہ وہ تم لوگوں کو آسمان کی خبروں سے آگاہ کرتا ہے جبکہ وہ خود نہیں جانتا کہ اس کی اونٹنی کہاں ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! مَیں نہیں جانتا ماسوا اس کے جس کا اللہ تعالیٰ نے مجھے علم دیا ہے۔ غیب کا علم تو میں نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ جو بتاتا ہے میں وہی بتاتا ہوں اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹنی کے متعلق بتا دیا ہے کہ وہ فلاں فلاں گھاٹی میں ہے اور ایک گھاٹی کی طرف اشارہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس منافق کی بات سن کے فوراً غیرت دکھائی اور آپؐ کو کشفاً بتا بھی دیا یا الہاماً بتایا کہ وہاں فلاں جگہ ہے۔ اس کی مہار ایک درخت سے اٹکی ہوئی ہے۔ پس جاؤ اور اسے میرے پاس لے آؤ۔ پس صحابہؓ گئے اور اسے لے آئے۔ پھر حضرت عُمارہؓ اپنے خیمے کی طرف گئے اور کہا اللہ کی قسم! آج ایک عجیب بات ہوئی ہے۔ ابھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک شخص کی بات کے متعلق بتایا جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ فرمایا تھا۔ حضرت عُمارہ کے خیمے میں سے ایک شخص نے بتایا کہ اللہ کی قسم! جو بات آپ نے ابھی بتائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو یہ جو بیٹھا ہوا شخص زید ہے اس نے آپ کے آنے سے پہلے بالکل یہی بات کی تھی۔ اس پر حضرت عُمارہؓ نے زید کو گریبان سے پکڑ لیا اور اپنے ساتھیوں سے کہنے لگے کہ اے اللہ کے بندو! میرے خیمہ میں ایک سانپ تھا اور میں اس کو اپنے خیمے سے باہر نکالنے سے بے خبر تھا اور زید کو مخاطب کر کے کہا کہ آئندہ میرا تم سے کوئی تعلق نہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ زید نے بعد میں توبہ کر لی اور بعض کا خیال ہے کہ اسی طرح شرارتوں میں ملوث رہا اور اسی حالت میں مر گیا۔ (تاریخ الخمیس جلد 3 صفحہ 18 غزوہ تبوک، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2009ء)

ایک روایت میں ہے کہ جو صحابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے مقام سے اونٹنی تلاش کر کے لائے وہ حضرت حَارِثْ بِنْ خَزَمَہؓ تھے۔ (اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 603، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)

اس سفر میں زادِ راہ یعنی راشن، کھانے پینے کا سامان بھی کم ہو گیا۔

اس کی تفصیل میں لکھا ہے جو حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک کے سفر میں لوگوں کو سخت بھوک لگی۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم اپنے پانی لانے والے اونٹ ذبح کر لیں اور ہم کھائیں اور چکنائی استعمال کریں۔ آپؐ نے فرمایا کر لو۔ کافی حالت خراب ہے بھوک سے۔ راوی کہتے ہیں حضرت عمرؓ کو جب پتہ لگا تو وہ آئے اور اس پر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ نے ایسا کیا تو سواریاں کم ہو جائیں گی۔ ہاں! لوگوں کو اپنا باقی ماندہ زادِ راہ لانے کا ارشاد فرمائیں اور پھر ان کے لیے اس پر برکت کے لیے دعا کریں۔ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت رکھ دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! یہ ٹھیک ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چمڑے کا دسترخوان منگوایا اور بچھا دیا اور پھر سب کے باقی ماندہ زاد یعنی کھانے کے سامان منگوائے۔ کوئی مٹھی بھر مکئی لایا، کوئی مٹھی بھر کھجوریں، کوئی روٹی کا ٹکڑہ وغیرہ لے کر آیا یہاں تک کہ اس دسترخوان پر اس میں سے کچھ تھوڑا سا اکٹھا ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر برکت کی دعا فرمائی اور پھر فرمایا کہ اپنے برتنوں میں لے لو۔ انہوں نے برتنوں میں اس کو لے لیا یہاں تک کہ لشکر میں کوئی برتن نہ چھوڑا مگر اس کو بھر لیا۔ پھر سب نے کھایا اور سیر ہو گئے اور کچھ بچ بھی گیا۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اور جو شخص بغیر کسی شک کے ان دونوں شہادتوں کے ساتھ خدا سے ملے گا وہ جنت سے روکا نہیں جائے گا۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب الدلیل علیٰ ان من مات علی التوحید...... حدیث 45(27))

اس سفر میں مختلف واقعات کا بھی ذکر ملتا ہے۔ ان میں ایک واقعہ دو اشخاص کی لڑائی کا بھی ہے۔ حضرت یَعْلیٰ بِنْ اُمَیَّہؓ نے بیان کیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شامل ہوا۔ میرا ایک نوکر تھا اس نے ایک آدمی سے لڑائی کی اور ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ پر کاٹا۔ کہتے تھے کہ جس کے ہاتھ پر کاٹا گیا تھا اس نے اپنے ہاتھ کو کاٹنے والے کے منہ سے کھینچا تو اس نے اس کے سامنے والے دو دانتوں میں سے ایک کو اکھیڑ دیا۔ اتنی مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا کہ نکل نہیں رہا تھا جب اس نے زور لگایا تو جو دانت کاٹ رہا تھا، جس کے منہ میں ہاتھ تھا اس کے دانت اس کھینچنے کی وجہ سے اکھڑ گئے۔ بہرحال وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جس کا دانت ٹوٹا تھا اس نے دیت کا مطالبہ کیا کہ اس نے میرا دانت توڑا ہے مجھے اس کا معاوضہ دیا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ساقط قرار دیا۔ انہوں نے کہا یہ غلط ہے یعنی دیت کا حقدار قرار نہیں دیا اور فرمایا کیا وہ اپنے ہاتھ کو تمہارے منہ میں چھوڑ دیتا کہ تم اس کو چبا ڈالتے۔ گویا وہ اونٹ کے منہ میں ہے جو اسے چبا ڈالتا ہے۔ یعنی جس کا ہاتھ کاٹا جا رہا تھا اس نے اپنے بچاؤ میں جب ہاتھ کھینچا تو اس وجہ سے دانت ٹوٹا ہے تو کوئی دیت نہیں ہے۔

(صحیح البخاری کتاب المغازی باب غزوۃ تبوک وھی غزوۃ العسرۃ، حدیث 4417۔ مترجم جلد 9 صفحہ 299-300)

(سنن ابن ماجہ کِتَابُ الدِّيَاتِ، بَابُ مَنْ عَضَّ رَجُلًا فَنَزَعَ يَدَهُ فَنَدَرَ ثَنَايَاهُ، حدیث نمبر 2656)

پس فیصلہ دیت کا بھی حقائق اور حالات کے مطابق ہوتا ہے۔ یونہی بغیر حقائق دیکھے دیت نہیں دی جاتی۔

اسی طرح اس سفر کے واقعات میں سے بعض اَور واقعات بھی ہیں۔ مثلاً حضرت اَبُو حُمَیْد سَاعِدِیْ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ تبوک میں دورانِ سفر جب آپ وادی قُریٰ میں پہنچے تو وہاں کھجور کا ایک باغ تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا: اندازہ لگاؤ کتنی کھجور ہو گی؟ اس پر سب نے اندازہ لگایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دس وسق یعنی قریباً اٹھارہ سو کلو کا اندازہ لگایا کہ اتنی کھجور اس میں سے اترے گی۔ باغ میں اس کی مالک جو عورت تھی وہ کھڑی تھی۔ پھر آپؐ نے اس سے فرمایا جب تم اس باغ کا پھل اتارو تو وزن یاد رکھنا کہ کتنا تھا؟ راوی کہتے ہیں کہ تبوک سے واپسی پر جب ہم اسی باغ کے پاس پہنچے تو اس عورت سے پوچھا کہ کتنا پھل اترا تھا؟ تو اس نے بعینہٖ وہی بتایا جو اندازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لگایا تھا یعنی دس وسق۔

اسی طرح یہ راوی بیان کرتے ہیں کہ جب ہم تبوک میں آئے تو آپؐ نے فرمایا ہوشیار رہنا۔ آج رات سخت آندھی چلے گی اور کوئی بھی شخص کھڑا نہ رہے اور جس کے ساتھ اونٹ ہے وہ اونٹ کے گھٹنے بھی باندھ دے اور اگر کسی کو ضرورت کے لیے باہر جانا پڑے تو اکیلا نہ جائے بلکہ دو افراد مل کر جائیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آندھی کے طوفان کا اندازہ ہو گیا تھا یا ممکن ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتا دیا ہو۔ صحابہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے تعمیل ارشاد میں اپنے اونٹوں کو باندھ دیا اور پھر اس رات بہت زور کی آندھی چلی۔ ایک شخص کھڑا تھا تو آندھی نے اس کو طَے قبیلہ کے پہاڑوں پر پھینک دیا۔ (صحیح البخاری کتاب الزکوٰۃ باب خرص التمر حدیث، 1481، مترجم جلد 3 صفحہ 124، 125)

(صحیح مسلم۔ نور فاؤنڈیشن۔ جلد 12 صفحہ 184) (اللؤلؤ المکنون سیرت انسائیکلوپیڈیا جلد 9 صفحہ 489 دارالسلام)

ایک اَور روایت میں ہے کہ بنو سَاعِدَہ کے دو شخصوں نے اس ہدایت پر عمل نہیں کیا۔ ایک تنہا قضائے حاجت کے لیے نکلا اور دوسرا اپنے اونٹ کی تلاش میں اکیلا نکل گیا۔ جو قضائے حاجت کے لیے گیا تھا اس کو مرض خَنَّاق ہو گیا

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّآ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ فَاعۡبُدِ اللّٰہَ مُخۡلِصًا لَّہُ الدِّیۡنَ ○ ﴿سُوۡرَۃُ الزُّمَرِ:3﴾

یقیناً ہم نے تیری طرف (اس) کتاب کو حق کے ساتھ اتارا ہے۔
پس اللہ کی عبادت کر اُسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے۔

طالب دعا: SUJAUDDIN SK صاحب مرحوم، شیخ شمس الدین صاحب مرحوم (KHARAGPUR صوبہ بنگال)

ارشاد باری تعالیٰ

تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ○

﴿سُوۡرَۃُ الزُّمَرِ:2﴾

اس کامل کتاب کا نزول کامل غلبہ والے (اور) بہت حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے۔

طالب دعا: مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

جو گلے کی ایک بیماری ہے اور جو اونٹ کی تلاش میں نکلا تھا اسے تیز ہوا نے اڑا کر طَے کے دونوں پہاڑوں کے درمیان جا پھینکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ میں نے بغیر کسی کو ساتھ لیے باہر نکلنے کی ممانعت نہیں کر دی تھی؟ ان میں سے جو بیمار ہو گئے تھے ان کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تو وہ اچھے ہو گئے اور دوسرے جو طَے کے پہاڑوں میں جا گرے تھے ان کو خود طَے قبیلہ والے بعد میں آپ کے پاس مدینہ میں لے آئے۔ (تاریخ الطبری جلد 2 صفحہ 183، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2012ء) (فیروز اللغات صفحہ 596 فیروز سنز)

ایک روایت میں ہے کہ آندھی کے بعد جب لوگوں نے صبح کی تو ان کے پاس پانی موجود نہ تھا۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے ایک بادل بھیجا وہ ان پر خوب برسا یہاں تک کہ انہوں نے اپنی مشکیں بھر لیں اور اپنی ضرورت پوری کر لی۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 819، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نتیجہ میں سفر تبوک کے دوران معجزانہ طور پر بارش کے ایک اَور واقعہ کا ذکر یوں ملتا ہے۔ حضرت اِبْنِ عَبَّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ سے یہ کہا گیا کہ آپ ہمیں غزوۂ تبوک کے بارے میں کچھ بتائیں تو انہوں نے بتایا کہ ہم شدید گرمی کے موسم میں تبوک کی طرف روانہ ہوئے۔ ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ ہمیں پیاس لاحق ہو گئی یہاں تک کہ ہمیں یوں محسوس ہوا جیسے ہماری گردنیں کٹ جائیں گی، یہاں تک کہ یہ عالم ہو گیا کہ ایک شخص پانی کی تلاش میں جاتا اور وہ واپس نہ آتا تو ہم یہ گمان کرتے کہ شاید وہ مر گیا ہے۔ ایک شخص اپنے اونٹ کو قربان کرتا وہ اس کے معدے سے پانی نچوڑ کر اسے پیتا تھا اور جو باقی بچ جاتا وہ (گرمی کی حدت کو کم کرنے کے لئے) پیٹ پر ڈال لیتا۔ اپنے پیٹ میں جو بھی اس نے جگہ رکھی ہوئی تھی۔ میرا خیال ہے یہاں container مراد ہے اس میں رکھ لیتا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا میں بھلائی رکھی ہے تو آپؐ ہمارے لیے دعا کریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اس کے لیے دعا کروں؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں! تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر لیے۔ ابھی آپؐ کے ہاتھ واپس نہیں آئے تھے کہ بادل نے سایہ کر دیا اور بارش شروع ہو گئی۔ لوگوں نے اپنے پاس موجود سب چیزیں بھر لیں۔ پھر اس کے بعد ہم نے اس بات کا جائزہ لیا تو لشکر سے آگے کہیں بارش نہیں ہوئی تھی۔ (اللؤلؤ المکنون سیرت انسائیکلوپیڈیا، جلد 9 صفحہ 490 دار السلام)

(صحیح ابن حبان کتاب الطہارۃ باب ذکر الخبر الدال علی ان فرث ما یؤکل لحمہ غیر نجس حدیث 1383۔ دار المعرفۃ بیروت)

اسی طرح تبوک کے چشمے میں پانی بڑھ جانے کے معجزے کا بھی ذکر ملتا ہے۔

حضرت مُعَاذ بِنْ جَبَلؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک کے سال نکلے۔ آپؐ نمازیں جمع کرتے تھے۔ آپؐ ظہر عصر اور مغرب عشاء اکٹھی ادا فرماتے۔ ایک روز آپؐ نے نماز میں کچھ تاخیر فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور ظہر و عصر کی نمازیں جمع کیں۔ پھر اندر تشریف لے گئے۔ اس کے بعد باہر تشریف لائے اور مغرب و عشاء کی نمازیں اکٹھی ادا کیں۔ پھر حضور نے فرمایا کل تم ان شاء اللہ تبوک کے چشمے پر پہنچو گے اور جب تک خوب دن نہ نکل آئے تم اس تک نہیں پہنچو گے۔ پس تم میں سے جو اس کے پاس پہنچے اس کے پانی کو بالکل نہ چھوئے جب تک کہ میں نہ آ جاؤں۔ وہاں ایک چشمہ تھا، آپؐ نے فرمایا جب تک میں نہ آ جاؤں اس پانی سے کچھ نہیں لینا۔ راوی کہتے ہیں پھر ہم اس چشمے پر پہنچے لیکن دو آدمی ہم سے پہلے وہاں پہنچ چکے تھے اور چشمے سے تھوڑا تھوڑا پانی بہ رہا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے پوچھا کیا تم نے اس کے پانی کو چھوا ہے؟ ان دونوں نے کہا جی ہاں۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو تنبیہ فرمائی اور جو اللہ نے چاہا آپؐ نے ان کو کہا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر لوگوں نے اس چشمہ سے اپنے ہاتھوں کے ذریعہ تھوڑا تھوڑا کر کے پانی نکالا یہاں تک کہ ایک برتن میں کچھ پانی جمع ہو گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور چہرہ دھویا۔ پھر اس پانی کو اس چشمہ میں واپس ڈال دیا تو چشمہ تیزی سے بہنے لگا یہاں تک کہ لوگ خوب سیراب ہو گئے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کو مخاطب ہو کر فرمایا:

اے معاذ! اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو تُو دیکھ لے گا کہ یہ جگہ باغوں سے بھر گئی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حدیث 4215، مترجم نور فاؤنڈیشن جلد 12 صفحہ 184، 185)

محمد بن عَبْدُ الْبَاقِيْ زَرْقَانِي نے اس حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ یہ غیب کی خبر تھی جو پوری ہو چکی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کا جو خاص طور پر تذکرہ فرمایا تو اس میں بھی کوئی غیب کی خبر ہی تھی کیونکہ الٰہی تقدیر تھی کہ بعد میں حضرت معاذؓ اسی علاقہ یعنی شام کی طرف آ گئے تھے اور یہیں ان کی وفات ہوئی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی معلوم ہو گیا ہو گا کہ حضرت معاذؓ یہ جگہ دیکھیں گے اور وہ وادی درختوں اور باغات کا مجموعہ بن جائے گی۔

اِبْنِ وَضَّاح یعنی ابوعبداللہ محمد اِبْنِ وَضَّاح جن کا عرصہ زندگی 199 ہجری تا 287 ہجری ہے۔ یہ اندلس کے مشہور محدث گزرے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے اس چشمہ کے ارد گرد وہ ساری جگہ دیکھی ہے۔ درختوں کی سرسبزی اور شادابی اس قدر تھی کہ شاید یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے اور ایسی ہی آپؐ کی پیشگوئی تھی۔

(شرح الزرقانی علی المؤطا جلد 1 صفحہ 436 دار احیاء التراث العربی بیروت 1997ء) (سیر اعلام النبلاء جزء 10 صفحہ 469 دار الحدیث قاہرہ 2006ء)

اٹلس سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تبوک کے اس چشمہ کی مزید تفصیل یوں درج ہے کہ تبوک کے محکمہ شریعہ کے رئیس شیخ صالح نے بتایا کہ یہ چشمہ دو سال پہلے تک پونے چودہ سو سال سے مسلسل ابلتا رہا۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے اور بعد میں جب نشیبی علاقوں میں ٹیوب ویل کھودے گئے تو اس چشمہ کا پانی ان ٹیوب ویلز کی طرف منتقل ہو گیا۔ تقریباً پچیس ٹیوب ویلز میں تقسیم ہو جانے کے بعد اب یہ چشمہ خشک ہو گیا ہے۔ اس کے بعد شیخ صالح ہمیں ایک ٹیوب ویل کی طرف بھی لے گئے جہاں ہم نے دیکھا کہ چار انچ کا ایک پائپ لگا ہوا ہے اور کسی مشین کے بغیر اس سے پانی پورے زور سے نکل رہا ہے۔ قریب قریب یہی کیفیت دوسرے ٹیوب ویلز کی بھی ہمیں بتائی گئی۔

یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ ہی کی برکت ہے کہ آج تبوک میں اس کثرت سے پانی موجود ہے کہ مدینہ اور خیبر کے سوا ہمیں کہیں اتنا پانی دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تبوک کا پانی ان دونوں جگہوں سے بھی زیادہ ہے۔ اس پانی سے فائدہ اٹھا کر اب تبوک میں ہر طرف باغ لگائے جا رہے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق تبوک کا علاقہ باغوں سے بھرا ہوا ہے اور دن بدن بھرتا جا رہا ہے۔

(اٹلس سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از ڈاکٹر شوقی ابوخلیل مترجم صفحہ 431 دار السلام)

غزوۂ تبوک میں پہرے داری کی ذمہ داری کے بارے میں بھی لکھا ہوا ہے کہ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفاظت خاص پر حضرت عَبَّادُ بِنْ بِشْر کو مامور فرمایا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ لشکر کے ارد گرد چکر لگاتے تھے۔ ایک دن وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! ہم اپنے پیچھے صبح ہونے تک تکبیر کی آواز سنتے ہیں۔ کیا آپ نے ہم میں سے کسی اور کو حفاظت کے لیے چکر لگانے کا ارشاد فرمایا ہے؟ آپؐ نے فرمایا میں نے ایسا نہیں کیا لیکن شاید بعض مسلمان رضاکارانہ طور پر یہ کام سرانجام دے رہے ہوں۔ جس پر حضرت سِلْکَان بِنْ سَلَامَہؓ جن کی ڈیوٹی نہیں لگائی گئی تھی لیکن محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں از خود یہ کام کر رہے تھے انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! میں اپنے دس گھڑ سوار مسلمانوں کے ساتھ نکلتا ہوں اور ان ڈیوٹی والوں کی حفاظت کرتا ہوں۔ اس پر آپؐ نے دعا دیتے ہوئے فرمایا

اللہ تعالیٰ راہِ خدا میں حفاظت کرنے والوں کی حفاظت کرنے والوں پر رحم کرے۔ لوگوں میں سے یا جانوروں میں سے تم نے جس جس کی حفاظت کی ہے ان میں سے ہر جان اور جانور کے بدلے تمہیں ایک ایک قیراط اجر ملے گا۔

ایک قیراط جو ہے یہ تقریباً دو گرام وزن کا سونا وغیرہ ہے۔

(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 453۔ ذکر من استعملہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی الحرس بتبوک۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

(اوزانِ شرعیہ از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ 40 ادارۃ المعارف کراچی و انٹرنیٹ)

ایک روایت میں ہے کہ تبوک کے سفر کے دوران لوگوں کا یہ حال تھا کہ ہر پڑاؤ کے دوران کچھ لوگ پیچھے رہ جاتے تھے۔ صحابہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آج فلاں پیچھے رہ گیا ہے تو آپؐ فرماتے تم اسے چھوڑو۔ اگر اس میں کچھ بھلائی ہو گی تو خدا اسے تم سے ملا دے گا اور اگر اس کے سوا کوئی بات ہوئی تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے چھٹکارا دلا دے گا۔ اسی اثنا میں کسی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت اَبُوْ ذَرّؓ پیچھے رہ گئے ہیں اور ان کا اونٹ سست ہو گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تم اسے چھوڑو۔ اگر اس میں کچھ بھلائی ہو گی تو خدا اسے تم سے ملا دے گا اور اگر اس میں اس کے سوا کوئی بات ہوئی تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے چھٹکارا دلا دے گا۔ ان کی صورتحال یہ تھی کہ ان کو اونٹ نے زیادہ تنگ کیا ہوا تھا وہ بالکل سست ہو گیا تھا۔ جب حضرت اَبُوْ ذَرّؓ کا اونٹ بالکل سست اور کمزور ہو گیا تو وہ اس پر سے اتر گئے اور اپنا سامان اپنی کمر پر اٹھا لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے پیدل روانہ ہو گئے۔ آپؐ نے کچھ منزلوں کے بعد ایک جگہ پڑاؤ کیا تو مسلمانوں میں سے ایک دیکھنے والے نے دیکھا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! راستے پر کوئی ایک شخص اکیلا چلا آ رہا ہے تو آپؐ نے فرمایا۔ کُنْ اَبَا ذَرٍّ۔ کاش! یہ اَبُوْ ذَرّ ہو۔ پھر جب لوگوں نے غور سے دیکھ لیا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ! بخدا! یہ اَبُوْ ذَرّ ہی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ ابوذر پر رحم فرمائے وہ اکیلا ہی چلا ہے۔ اکیلا ہی فوت ہو گا اور اکیلا ہی اٹھایا جائے گا۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 819-820، غزوۃ تبوک، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اَبُوْ ذَرّ کے متعلق اکیلے ہونے کے بارے میں جو یہ فرمایا تھا وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں حرف بہ حرف پورا ہوا جب یہ اپنے اہل خانہ سمیت مدینہ سے باہر رَبَذَہ

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالب دعا : سید وسیم احمد و افراد خاندان (جماعت احمدیہ سورو ضلع بالاسور، صوبہ اڈیشہ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی

(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالب دعا : شیخ صادق علی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ تالبرکوٹ، صوبہ اڈیشہ)

میں مقیم ہو گئے۔ رَبَذَہْ مدینہ سے تین دن کی مسافت پر تقریباً چھیانوے میل کے فاصلے پر ایک مقام ہے۔ ان کے ساتھ ان کے بیوی بچے اور ایک غلام تھا۔ اس وقت یہاں کوئی اَور بستی وغیرہ نہ تھی۔ ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو ان کی بیوی تنہائی کی وجہ سے پریشان ہوئیں اور کفن وغیرہ بھی نہ تھا جس پر وہ رونے لگیں تو حضرت اَبُوْ ذَرّؓ نے ان سے کہا کہ مت رو۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ تم میں سے ایک آدمی بیابان میں فوت ہو گا جس کی نماز جنازہ میں اہلِ ایمان کی ایک جماعت شریک ہو گی اور ساتھ ہی اپنی بیوی سے یہ کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ بات کہی تھی تو جتنے لوگ اس وقت وہاں موجود تھے وہ سب فوت ہو چکے ہیں اور کوئی بھی جنگل بیابان میں اکیلا فوت نہیں ہوا۔ صرف میں ہی وہ شخص ہوں۔ تم پریشان نہ ہو۔ جب میں فوت ہو جاؤں تو غسل دے کر میری میت کو مدینہ کی طرف جانے والے راستے پر رکھ دینا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ وہاں سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اپنے ساتھیوں سمیت گزر رہے تھے۔ وہ عراق سے عمرے کی نیت سے جا رہے تھے۔ انہیں جب علم ہوا کہ یہ حضرت اَبُوْ ذَرّؓ کا جنازہ ہے تو ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور روتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا کہ اَبُوْ ذَرّ اکیلا ہی چلتا ہے وہ اکیلا ہی فوت ہو گا۔

پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں سمیت ان کا جنازہ پڑھا اور انہیں وہیں دفن کیا اور پھر اپنے ساتھیوں کو جنگ تبوک کے حوالے سے حضرت اَبُوْ ذَرّ کے متعلق سارا واقعہ بیان کیا اور بتایا کہ کس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پوری ہوئی۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 170 روایت 21700، 21701 دار الکتب العلمیة بیروت) (السیرة الحلبیة جلد 3 صفحہ 190-191 غزوہ تبوک دار الکتب العلمیة 2002ء) (انساب الاشراف للبلاذری جزء 9 صفحہ 443 دار الفکر 1996ء) (اللؤلؤ المکنون سیرت انسائیکلو پیڈیا جلد 9 صفحہ 483-484 دار السلام) (دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جلد 9 صفحہ 487-488 بزم اقبال لاہور) (فرہنگ سیرت صفحہ 130، 226 زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی 2003ء)

ایک واقعہ حضرت وَاثِلَہْ بِنْ اَسْقَعْ رضی اللہ عنہ کا لشکر کے ساتھ ملنے کا بھی ہے۔ یہ غزوۂ تبوک سے چند دن پہلے مدینہ آ کر مسلمان ہوئے تھے۔ ابھی یہ مدینہ میں ہی تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک کے لیے تیاری کا اعلان فرمایا۔ (اسد الغابہ جلد 5 صفحہ 399۔ واثلہ بن اسقع۔ دار الکتب العلمیة 2003ء)

(اللؤلؤ المکنون سیرت انسائیکلو پیڈیا جلد 9 صفحہ 532 دار السلام)

حضرت وَاثِلَہْ بِنْ اَسْقَعْؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ تبوک کے موقع پر منادی کرائی۔ میں اپنے گھر گیا اور وہاں سے واپس آیا تو آپؐ کے اصحابؓ پہلے ہی روانہ ہو چکے تھے۔ میں نے شہر میں پکارنا شروع کیا کہ کیا کوئی ایسا شخص ہے جو اپنے ساتھ ایک آدمی کو سوار کرائے اور غنیمت میں جو حصہ ملے وہ بدلہ میں لے لے؟ ایک بوڑھے انصاری نے کہا اچھا تو ہم اس کا حصہ لے لیں گے اور اس کو اپنے ساتھ سوار کرائیں گے اور اپنے ساتھ کھلائیں پلائیں گے۔ میں نے کہا ہاں! مجھے یہ شرط منظور ہے اور بتایا کہ میں ہی وہ شخص ہوں۔ تو اس بوڑھے نے کہا اچھا تو پھر اللہ کی برکت کے بھروسہ پر چلو۔ حضرت وَاثِلَہ کہتے ہیں کہ پس میں بہت اچھے ساتھی کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ اللہ نے ہم کو غنیمت کا مال عطا فرمایا۔ میرے حصہ میں چند تیز رفتار اونٹنیاں آئیں۔ میں ان کو ہنکا کر اپنے ساتھی کے پاس لایا۔ وہ نکلا اور اپنے اونٹ پر پچھلی طرف بیٹھا۔ پھر کہا ان کو میری طرف پیٹھ کر کے چلاؤ۔ پھر کہا ان کو میری طرف رخ کر کے چلاؤ۔ اس کے بعد کہا میرے نزدیک تیری اونٹنیاں بہت عمدہ ہیں۔ میں نے کہا یہ تو تمہارا مال ہے جس کی میں نے شرط کی تھی۔ اس نے کہا اے بھتیجے! یہ تیرا حصہ ہے تم ہی رکھو۔ میرا مقصد تو یہ حصہ لینا نہیں تھا۔ (سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب فی الرجل یکری دابتہ علی النصف .... حدیث 2676)

بہر حال اس بہانے جنگ میں شامل ہو گیا۔

اسی طرح حضرت اَبُوْ خَیْثَمَہْؓ کا لشکر کے ساتھ ملنے کا واقعہ بھی ملتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قافلے سے پیچھے رہ جانے والوں میں سے ایک صحابی حضرت اَبُوْ خَیْثَمَہْؓ بھی تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان دنوں یہ مدینہ میں نہیں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبوک کے سفر پر روانہ ہونے کے کچھ دن بعد یہ مدینہ میں اپنے گھر ایک سخت گرم دن میں پہنچے۔ انہوں نے دیکھا کہ ان کی دونوں بیویوں نے باغ میں اپنے اپنے چھپر پر پانی چھڑکا ہوا تھا اور ان کے لیے پانی ٹھنڈا کیا ہوا تھا اور ان کے لیے کھانا تیار کیا ہوا تھا۔

حضرت اَبُوْ خَیْثَمَہْ چھپر کے دروازے پر کھڑے ہوئے اور ان کی بیویوں نے جو ان کے لیے انتظام کیا ہوا تھا وہ دیکھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو سخت چلچلاتی دھوپ، سخت گرمی اور لُو کے سفر میں ہوں اور اَبُوْ خَیْثَمَہْ ٹھنڈے سایوں میں عمدہ کھانوں اور خوبصورت بیویوں اور اپنے مال مویشیوں میں مقیم ہو۔ یہ ہرگز انصاف نہیں ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں تم میں سے کسی کے پاس بھی نہیں آؤں گا یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ جاؤں۔

پس تم دونوں میرے لیے سامان سفر تیار کرو۔ چنانچہ ان دونوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اَبُوْ خَیْثَمَہْ اونٹ پر سوار ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے روانہ ہو گئے اور ایک دوپہر شدید گرمی اور لُو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دور سراب میں ایک سوار آتا ہوا دکھائی دیا۔ ابن ہشام کی روایت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک پہنچ چکے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: کُنْ أَبَا خَیْثَمَۃَ کہ کاش! یہ اَبُوْ خَیْثَمَہْ ہو۔ جب وہ قریب آئے تو صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خدا کی قسم! وہ اَبُوْ خَیْثَمَہْ انصاری ہی ہیں۔ وہ اپنے اونٹ کو بٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ اے اَبُوْ خَیْثَمَہْ! تم کیوں پیچھے رہ گئے تھے؟ تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری بات بتائی۔ اس پر آپؐ نے ان کے لیے خیر کی دعا فرمائی۔ (السیرة النبویة لابن ہشام صفحہ 817-818، غزوة تبوک، دار الکتب العلمیة بیروت 2001ء)

(اسد الغابة، جلد 6 صفحہ 89 ''ابو خیثمہ انصاری''۔ دار الکتب العلمیة بیروت 1971ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس واقعہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ

''تاریخ میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کو روانہ ہو گئے تو بعض صحابہؓ پیچھے رہ گئے۔ ان میں سے ایک اَبُوْ خَیْثَمَہْ بھی تھے۔ یہ بہت نیک تھے۔ ان کا خیال بھی نہ تھا کہ پیچھے رہیں مگر جب جنگ کے لیے باہر نکلنے کا حکم ہوا تو اس وقت وہ گھر پر موجود نہ تھے۔ جب وہ گھر آئے تو انہوں نے دیکھا کہ ان کی بیوی ان کے انتظار میں بیٹھی ہے جیسے کوئی باتیں کرنے کی خواہش رکھتا ہو۔ انہوں نے بیوی کی اس خواہش کو نظر انداز کرتے ہوئے بیوی سے پوچھا کہ کیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ہیں۔ ان کی بیوی نے کہا کہ ذرا بیٹھ تو جاؤ۔ انہوں نے جواب دیا کہ خدا کا رسول تو جنگ کے لیے روانہ ہو جائے اور مَیں گھر میں آرام کروں۔ اَبُوْ خَیْثَمَہْ سے ایسا نہیں ہو سکتا اور اسی وقت نکل کر گھوڑے کو تیار کیا اور اس پر سوار ہو کر اس راستہ پر چل پڑے۔''

حضرت مصلح موعودؓ نے یہاں گھوڑے کا ذکر کیا ہے۔ پہلی روایتوں میں بعض جگہ اونٹ کا ذکر ہے یا غلطی سے گھوڑے کا ذکر ہے۔ بہر حال ہو سکتا ہے دونوں روایتیں ملتی ہوں۔ بہر حال سواری تھی جس پر روانہ ہو گئے۔ اس رستے پر چل پڑے ''جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تھے۔ آخر مارا مار سفر کر کے کئی منزلوں کے بعد آنحضرت صلعم کے ساتھ شامل ہو گئے۔ جب یہ لشکر کے قریب پہنچے تو بعض صحابہ نے دور سے گرد اٹھتی ہوئی دیکھی اور خیال دوڑانے لگے کہ یہ کون آ رہا ہے۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُنْ اَبَا خَیْثَمَۃَ۔ اَبُوْ خَیْثَمَہْ ہو جا۔ اب اس فقرہ کا یہ مطلب تو ہو نہیں سکتا کہ آنے والا کوئی بھی ہو وہ اَبُوْ خَیْثَمَہْ بن جائے۔ پس اس کے معنے یہی ہیں کہ میری خواہش ہے کہ آنے والا اَبُوْ خَیْثَمَہْ ہو۔'' (تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 168-169 مطبوعہ 2004ء قادیان)

کُنْ کی وضاحت کرتے ہوئے ایک اَور جگہ حضرت مصلح موعودؓ نے لکھا ہے۔ پہلا حوالہ تفسیر کبیر کا تھا۔ یہاں بھی حوالہ اسی تفسیر کا ہی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے کُنْ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا کہ

''یاد رہے کہ کُنْ کا لفظ عربی زبان میں کسی کو کہنے کے لیے بھی بولا جاتا ہے اور محض اظہار خواہش کے لیے بھی بولا جاتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب شام کی طرف لشکر کشی کی تو اَبُوْ خَیْثَمَہْؓ ایک صحابی تھے جن پر آپ کو بڑا اعتماد تھا اور آپ ان سے بڑی محبت رکھتے تھے اور آپ سمجھتے تھے کہ اپنے فرض کے ادا کرنے میں یہ شخص غفلت سے کام نہیں لے سکتا۔ لیکن جب آپ لشکر کے ساتھ شہر سے کچھ فاصلہ پر جا پہنچے اور آپ نے اپنے صحابہؓ کا جائزہ لیا تو آپ کو اَبُوْ خَیْثَمَہْؓ نظر نہ آئے جس پر آپ کو بہت افسوس ہوا کہ مجھے اس پر اتنی حسن ظنی تھی اور وہ اس جہاد سے پیچھے رہ گیا ہے۔ جب آپ چلے تو کسی نے کہا حضور! کوئی شخص پیچھے سے آ رہا ہے۔ آپؐ نے اس طرف دیکھا اور فرمایا کُنْ اَبَا خَیْثَمَۃَ۔ جب گرد ہٹی اور وہ شخص قریب پہنچا تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ اَبُوْ خَیْثَمَہْؓ ہی تھا۔ اس پر آپ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی کہ اس نے آپ کی خواہش کو اتنی جلدی پورا فرما دیا۔ اب کُنْ اَبَا خَیْثَمَۃَ کے یہ معنے نہیں تھے کہ آ تو کوئی اَور رہا تھا مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ وہ اَبُوْ خَیْثَمَہْ بن جائے بلکہ کُنْ اَبَا خَیْثَمَۃَ کے یہ معنے تھے کہ خدا کرے کہ یہ آنے والا شخص اَبُوْ خَیْثَمَہْ ہی ہو۔ تو عربی زبان میں یہ ایک محاورہ ہے کہ بعض دفعہ خواہش کے اظہار کے لیے بھی کُنْ کا لفظ بول لیا جاتا ہے۔'' (تفسیر کبیر جلد 5 صفحہ 250 مطبوعہ 2004ء قادیان)

جس آیت کی تفسیر آپؓ نے بیان کی ہے وہ تو میں نے نہیں پڑھی لیکن بہر حال یہ کُنْ کے لفظ کی وضاحت کر دی ہے۔ باقی ان شاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

ربوہ کی مسجد پر حملے کا جو واقعہ ہوا ہے اس میں جو زخمی ہوئے تھے ان کے لیے دعا کریں اللہ تعالیٰ زخمیوں کو اپنی حفاظت میں رکھے اور جلد شفائے کامل عطا فرمائے۔ پاکستان میں مخالفین کے ہر منصوبے کو اللہ تعالیٰ ناکام و نامراد کرے۔ ربوہ میں آج ختم نبوت کے نام پہ جلسہ بھی ہو رہا ہے اور مولویوں نے جو گند اور غلاظت بولنی تھی بول رہے ہیں بلکہ بول چکے ہیں۔ پتہ نہیں اب تو جلسہ ختم بھی ہو چکا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے محفوظ رکھے۔

اسی طرح بنگلہ دیش کے احمدیوں کے لیے بھی دعا کریں۔ وہاں بھی مخالفین کے بڑے بد ارادے لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ وہاں بھی ہر احمدی کو محفوظ رکھے۔

فلسطینیوں کے لیے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور ظالموں سے نجات دے۔ جنگ بندی جو کہی جاتی ہے وہ تو صرف نام کی ہے۔ گذشتہ دو دنوں میں جو واقعات ہوئے ہیں انہوں نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ صرف نام کی جنگ بندی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان مظلوموں کو ظلم سے بچائے اور ظالموں کی پکڑ کرے۔

(الفضل انٹرنیشنل ۲۱ نومبر ۲۰۲۵ء صفحہ ۲ تا ۷)

☆......☆......☆

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے،

اس وقت کہہ سکیں گے کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: جے عظیم احمد ولد مکرم جے وسیم احمد صاحب امیر ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ رضی اللہ عنہ)

تبلیغی خطوط کے لئے انگوٹھی کی تیاری

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے صلح حدیبیہ کے بعد جب کہ مکہ والوں کے ساتھ صلح ہوجانے کے نتیجہ میں تلوار کے جہاد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کسی قدر فرصت حاصل ہوئی تو آپؐ نے اس فرصت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پہلا کام یہ کیا کہ اسلام کے عالمگیر مشن کے پیش نظر مختلف حکومتوں کے فرمانرواؤں کی طرف تبلیغی خطوط بھجوانے کی تجویز کی تا کہ ان فرمانرواؤں اوران کے ذریعہ ان کی رعایا کو اسلام کا پیغام پہنچایا جائے کہ یہی آپؐ کی بعثت کی اصل غرض وغایت تھی۔ چنانچہ آپؐ نے حدیبیہ سے واپس آتے ہی اس بارہ میں اپنے صحابہ سے مشورہ کیا اور جب اس مشورہ میں آپؐ سے یہ عرض کیا گیا کہ دنیوی حکمرانوں کا یہ عام دستور ہے کہ وہ مہر شدہ خط کے بغیر کسی اور خط کی طرف توجہ نہیں دیتے تو آپؐ نے ایک چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی جس میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے الفاظ کندہ کروائے گئے۔ اور خدا تعالیٰ کے نام کو مقدم اور بالا رکھنے کے خیال سے آپؐ نے ان الفاظ کی ترتیب یہ مقرر فرمائی کہ سب سے اوپر اللہ کا لفظ لکھا گیا اور درمیان میں رسول کا لفظ کندہ کیا گیا اور سب سے نیچے کی سطر میں محمدؐ کا لفظ رکھا گیا نیز چونکہ ان تبلیغی خطوط میں اس انگوٹھی کا نقش لینا مدنظر تھا، اس لئے یہ تدبیر بھی اختیار کی گئی کہ ان الفاظ کو سیدھے رخ پر لکھنے کی بجائے الٹا لکھا گیا تا کہ جب اس کا نقش لیا جائے تو یہ نقش پریس کی چھپائی کی طرح سیدھی صورت میں ظاہر ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ انگوٹھی اس کے بعد ہمیشہ آپؐ کے ہاتھ میں رہی اور آپؐ کی وفات کے بعد اسے حضرت ابوبکر خلیفہ اولؓ نے اپنے ہاتھ میں رکھا اور حضرت ابوبکرؓ کے بعد وہ حضرت عمر خلیفہ ثانیؓ کے ہاتھ میں رہی اوران کے بعد حضرت عثمان خلیفہ ثالثؓ نے اسے پہنا حتّٰی کہ ایک دن وہ ان کے ہاتھ سے اریس نامی کنوئیں میں گر کر کھوئی گئی۔ حضرت عثمانؓ اوران کے ساتھیوں نے تین دن تک اس انگوٹھی کی تلاش جاری رکھی اور کنوئیں کا سارا پانی نکال کر چھان مارا مگر وہ نہ ملی۔

فریضۂ تبلیغ میں حسن تدبیر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس تدبیر سے جو آپؐ نے صحابہ کے مشورہ سے انگوٹھی تیار کرانے میں اختیار کی اس بات پر اصولی روشنی پڑتی ہے کہ آپؐ کس طرح تبلیغ کے کام میں ان تمام رستوں کو اختیار فرماتے تھے جو مخاطب کو اپنی طرف مائل کرنے اوراس کے دل پر اچھا اثر پیدا کرنے کے لئے ضروری تھے۔ ظاہر ہے کہ جہاں تک خالص تبلیغ کا تعلق ہے کسی مُہر کا ہونا یا نہ ہونا ایک بالکل زائد چیز ہے اور کلمۂ حق مہر کے بغیر بھی اتنا ہی وزن رکھتا ہے جتنا کہ مہر کے ساتھ، لیکن چونکہ آپؐ کو بتایا گیا تھا کہ اس زمانہ کے بادشاہ مہر کے بغیر کسی خط کی طرف توجہ نہیں دیتے اور آپؐ کسی ایسے پہلو کو نظر انداز نہیں کرنا چاہتے تھے جس کی وجہ سے مخاطب کے دل میں کسی جہت سے بے توجہگی کی صورت پیدا ہو اس لئے آپؐ نے اس معمولی سی زائد تجویز کو بھی بڑے اہتمام کے ساتھ اختیار کیا تا کہ آپؐ کی تبلیغ میں کوئی ایسا رخنہ نہ رہ جائے جو تبلیغ کے اثر کو کسی جہت سے کمزور کرنے والا ہو۔ اور یہی اس قرآنی آیت کی عملی تفسیر ہے کہ:

جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ۔

یعنی ”اے رسول دین حق کی تبلیغ کے معاملہ میں ہمیشہ اس رستہ کو اختیار کرو جو مخاطب کے دل و دماغ پر اثر پیدا کرنے کے لحاظ سے بہترین ہو۔“

عرب کے چاروں اطراف میں تبلیغی مہم

جو تبلیغی خطوط اس موقع پر روانہ کئے گئے وہ عرب کے چاروں اطراف کے حکمرانوں کے نام تھے۔ یعنی شمال میں روما کی مشہور سلطنت کے شہنشاہ قیصر کے نام اور شمال مشرق میں فارس کی مشہور سلطنت کے شہنشاہ کسریٰ کے نام اور عرب کے شمال مغرب میں مصر کے بادشاہ مقوقس کے نام۔ اور مشرق میں یمامہ کے رئیس ہوذہ بن علی کے نام۔ اور مغرب میں حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے نام جو عرب کے مقابل پر براعظم افریقہ میں ایک عیسائی حکومت تھی۔ اور شمال میں عرب کی حدود کے ساتھ متصل ریاست غسان کے حاکم کے نام جو قیصر کے ماتحت تھا۔ اسی طرح آپؐ نے ایک خط عرب کے جنوب میں یمن کے رئیس کی طرف بھجوایا تھا اور ایک خط عرب کے مشرق میں بحرین کے والی کی طرف بھی لکھا تھا وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عرب کے چاروں اطراف میں اسلام کا پیغام پہنچا کر فریضۂ تبلیغ ادا کیا، لیکن یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ سارے خطوط صلح حدیبیہ کے معاً بعد ایک ہی وقت میں روانہ کئے گئے تھے کیونکہ ممکن ہے کہ بعض تو ایک ہی وقت میں روانہ کئے گئے ہوں اور بعض ایک دوسرے سے کچھ وقفہ پر بھجوائے گئے ہوں مگر بہرحال یہ بات یقینی ہے کہ ان کا سلسلہ صلح حدیبیہ کے بعد شروع ہوا۔ اور غالباً سب سے پہلا خط قیصر روما یعنی ہرقل کے نام لکھا گیا تھا اور اسی سے ہم اپنے اس نوٹ کی ابتداء کرتے ہیں۔

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 797 تا 799، مطبوعہ قادیان 2006)

❁❁❁

بقیہ تفسیر کبیر سے اقتباس از صفحہ نمبر 01

اور ادراک کے مطابق کلام کیا کرو۔ بعض لوگ لیکچر دیتے ہیں تو موٹے موٹے لفظ اور اصطلاحیں استعمال کر کے رعب ڈالنا چاہتے ہیں۔ ان تقریروں سے جاہلوں پر رعب تو ضرور پڑ جاتا ہوگا۔ مگر فائدہ ان کی تقریر سے کوئی نہیں اٹھاتا۔

مُوَافِقُ الْحَقّ کلام کو بھی حکمت کہتے ہیں۔ ان معنوں کے رو سے آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ ایسی بات کیا کرو۔ جو سچی اور واقعات کے مطابق ہو۔ بعض لوگ یہ سمجھ کر کہ ہم سچے دین کی طرف ہی بلا رہے ہیں۔ بعض غلط باتوں کو بھی بیان کر دیتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ طریق غلط ہے۔ دشمن کے مقابلہ میں جو بات کہو سچی کہو۔ دوسروں کو ہدایت دیتے دیتے خود ہی گمراہ نہ ہوجاؤ۔ جیسے کہ فرمایا لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ (المائدہ:106) اگر تم ہدایت پر قائم رہتے ہو۔ تو اس کی پرواہ نہ کرو کہ دوسرا گمراہ ہوتا ہے۔ یعنی کوئی ایسی بات جو گناہ ہو اس خیال سے نہ کرو کہ اس کے ذریعہ سے میں دوسرے کو ہدایت دوں گا۔ جب تمہاری ہدایت اور دوسرے کی ہدایت ٹکرا جائے تو اس وقت تم اپنی ہدایت کی فکر کرو۔ اور دوسرے کی ہدایت کو خدا پر چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ یہ پسند نہیں کرتا کہ مومن کافر ہو جائے اور کافر مومن۔ وہ تو دوسروں کو ہدایت دینا چاہتا ہے۔

حکمت محل وموقع کے مناسب کلام کو بھی کہتے ہیں۔ ان معنوں کے رو سے مطلب آیت کا یہ ہوگا کہ تبلیغ میں برمحل بات کرنی چاہیے۔ اگر بعض دلائل سے دشمن کے برانگیختہ ہونے کا اندیشہ ہو، اور خطرہ ہو کہ وہ اس طرح سے تمہاری بات نہ سنے گا۔ تو یہ مناسب نہیں کہ بلا وجہ اس کو چڑاؤ۔ تم اس کے سامنے دوسرے دلائل بیان کرو جن کو وہ ٹھنڈے دل سے سن سکے۔ گویا بات کرتے وقت پہلے مزاج شناسی کر لو۔ اگر تم ان کو خواہ مخواہ بھڑکاؤ گے، تو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

اللہ اللہ کیا مختصر الفاظ میں تبلیغ کے سب گُر بیان کر دیئے ہیں۔ جو شخص بھی ان پر عمل کرے گا کبھی اپنے مقصد میں ناکام نہیں رہے گا۔

الْمَوْعِظَةُ الْحَسَنَةُ موعظہ حسنہ کے معنے پہلے گزر چکے ہیں۔ (یعنی وہ کلام جو دلوں کو نرم کر دیتا ہو، اور ان پر گہرا اثر ڈالتا ہو) اس نصیحت سے مسلمانوں کو ادھر توجہ دلائی کہ خشک دلیلوں ہی سے کام نہ چلایا کرو۔ بلکہ جذبات کو ابھارنے والی بات بھی کیا کرو۔ اور حکمت کے ساتھ موعظہ حسنہ کو بھی شامل رکھا کرو۔ حسنہ کا لفظ رکھ کر بتادیا کہ جھوٹی غیرتیں نہ دلاؤ۔ جیسا کہ آج کل کے جاہل علما، لوگوں کو بلاوجہ راستبازوں کے خلاف بھڑکاتے ہیں۔

جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ کہنے سے مراد جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَن کہہ کر یہ بتایا ہے کہ ان سے جھگڑا کرتے وقت یہ بھی مدنظر رکھا کرو کہ مختلف دلائل میں سے جو سب سے اعلیٰ اور مضبوط دلیل ہو، اس کو بطور بنیاد اور مرکز کے قائم کیا کروں اور باقی دلائل کو اس کے تابع۔ کیونکہ تائیدی دلیل کے ٹوٹ جانے سے اصل دلیل کو کوئی ضعف نہیں پہنچتا۔ برخلاف اس کے کہ اگر مرکزی نقطہ کمزور ہو تو مضبوط تائیدی دلائل بھی کوئی زیادہ فائدہ نہیں دیتے اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ میں بتلایا ہے کہ تم اچھی طرح سے تبلیغ کرتے رہو۔ لیکن اگر لوگ نہ مانیں تو اس سے یہ نتیجہ نکال کر مایوس نہ ہو جانا کہ ہمیں تبلیغ کرنی ہی نہیں آتی۔ کیونکہ بہت ممکن ہے کہ تمہاری تبلیغ میں کوئی نقص نہ ہو۔ مگر مخاطب کے دل پر اس کے گناہوں کا ایسا رنگ ہو کہ خدا تعالیٰ اس کے لئے ہدایت کی کھڑکی نہ کھولے۔ غرض تبلیغ میں منہمک رہنا چاہیے۔ نتیجہ نکالنا اور اثر پیدا کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ (تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ 272)

❁❁❁

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے از خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا : صبیحہ کوثر وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے ✿ وہ طیّب و امیں ہے اُس کی ثنا یہی ہے
حق سے جو حکم آئے اُس نے وہ کر دکھائے ✿ جو راز تھے بتائے نعم العطا یہی ہے

طالب دعا : محمد نور اللہ شریف صاحب مرحوم وافراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

آنکھ اُس کی دُور بیں ہے دِل یار سے قریں ہے ✿ ہاتھوں میں شمع دیں ہے عین الضیا یہی ہے
جو راز دیں تھے بھارے اُس نے بتائے سارے ✿ دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے

طالب دعا: ضیاء الدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

تذکارِ مہدی

سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی سیرت طیبہ سے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی روایات

مرتبہ مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

تازہ الہامات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کشفی حالت طاری ہوئی اور آپؑ نے دیکھا کہ ایک کونہ میں نجاست پڑی ہے۔ اس پر آپؑ نے اسے کہا تم جھوٹ بولتی ہو فلاں کونہ تو ابھی گندا ہے اور تم نے اس کی صفائی نہیں کی۔ وہ یہ سن کر حیران رہ گئی کہ انہیں اندر بیٹھے کس طرح علم ہوگیا کہ میں نے پوری صفائی نہیں کی۔ (تذکرہ صفحہ 465) یہ نظارہ بھی منفرد اور مشترک دونوں رنگ رکھتا ہے یعنی کبھی صرف ایک شخص کو نظارہ دکھایا جاتا ہے اور کبھی ویسا ہی نظارہ دوسروں کو بھی دکھا دیا جاتا ہے۔

کلام بلا واسطہ جو کانوں پر گرتا ہے منفرد و مشترک بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کا کلام الفاظ کی صورت میں انسانی کانوں پر نازل ہوتا ہے اور غیب سے آواز آتی ہے کہ یوں ہوگیا ہے یا یوں ہوجائے گا یا یوں کر۔ گویا ماضی کے صیغہ میں بھی یہ کلام نازل ہوتا ہے، مستقبل کے صیغہ میں بھی نازل ہوتا ہے اور امر کی صورت میں بھی نازل ہوتا ہے۔ یہ بلا واسطہ کلام جس کی کانوں میں آواز سنائی دیتی ہے اس کی بھی دونوں حیثیتیں ہیں یعنی یہ منفرد بھی ہوتا ہے اور مشترک بھی۔ کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ صرف ملہم کو ایک آواز سنائی دیتی ہے اور کبھی ویسی ہی آواز دوسرے کو بھی آجاتی ہے۔ اس قسم کا مجھے ذاتی طور پر تجربہ حاصل ہے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔ میں اپنی افواج کے ساتھ اچانک تیری مدد کے لئے آؤں گا۔ جس رات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام ہوا اسی رات ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آج یہ الہام ہوا ہے کہ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً جب صبح ہوئی تو مفتی محمد صادق صاحبؓ نے مجھے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو تازہ الہامات ہوئے ہوں وہ اندر سے لکھوا لاؤ۔ مفتی صاحب نے اس ڈیوٹی پر مجھے مقرر کیا ہوا تھا اور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تازہ الہامات آپؑ سے لکھوا کر مفتی صاحب کو لاکر دے دیا کرتا تھا تاکہ وہ انہیں اخبار میں شائع کردیں۔ اس روز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب الہامات لکھ کر دیئے تو جلدی میں آپؑ یہ الہام لکھنا بھول گئے اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً میں نے جب ان الہامات کو پڑھا تو میں شرم کی وجہ سے یہ جرأت بھی نہ کرسکتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس بارہ میں کچھ عرض کروں اور یہ بھی جی نہ مانتا تھا کہ جو مجھے بتایا گیا تھا اسے غلط سمجھ لوں۔ اسی حالت میں کئی دفعہ میں آپؑ سے عرض کرنے کے لئے دروازہ کے پاس جاتا مگر پھر لوٹ آتا۔ پھر جاتا اور پھر لوٹ آتا۔ آخر میں نے جرأت سے کام لے کر کہہ ہی دیا کہ رات مجھے ایک فرشتہ نے بتایا تھا کہ آپ کو الہام ہوا ہے اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔ مگر ان الہامات میں اس کا ذکر نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ الہام ہوا تھا مگر لکھتے ہوئے میں بھول گیا۔ چنانچہ کاپی کھولی تو اس میں وہ الہام بھی درج تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر اس الہام کو بھی اخبار میں اشاعت کے لئے درج فرمایا۔ اب یہ ایک بلا واسطہ کلام تھا جو آپ کے کانوں پر نازل ہوا مگر ساتھ ہی مجھے بھی بتادیا گیا کہ آپؑ کو یہ الہام ہوا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد نہم صفحہ 448-447)

میرے ماننے والے میرے منکروں پر غالب رہیں گے

ہماری جماعت لاکھوں کی ہے یا ہزاروں کی، مؤمنوں کی ہے یا منافقوں کی، مخلصوں کی ہے یا کمزوروں اور متردّدوں کی، اسے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے لیکن جماعت کی خواہ کوئی تعداد ہو، جماعت کی خواہ کوئی حالت ہو میں یہ جانتا ہوں اور اُس وقت سے مجھے اس کا علم دیا گیا تھا جب مجھے ابھی یہ بھی پتہ نہ تھا کہ خلافت کیا چیز ہوتی ہے۔ جب مجھے اس بات کا بھی علم نہ تھا کہ خلافت کے مقام پر ایک زمانہ میں مجھے کھڑا کیا جائے گا، جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ تھے اور میری عمر پندرہ سولہ سال کی تھی، مجھے اُس وقت ہی بتادیا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایک ایسے مقام پر کھڑا کرے گا جس کی لوگ سخت مخالفت کریں گے مگر قیامت تک میرے ماننے والے میرے منکروں پر غالب رہیں گے۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا اور نہایت ہی زوردار الفاظ میں فرمایا کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وہ لوگ جو تیری اتباع کریں گے وہ تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رہیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں مجھے یہ الہام ہوا تھا اور اُس وقت میں یہ سمجھتا تھا کہ یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہے کیونکہ میں نہیں سمجھ سکتا تھا کہ لوگ میری مخالفت کریں گے اور میرے ساتھ تعلق رکھنے والے مخالفوں اور موافقوں کے گروہوں میں تقسیم ہوجائیں گے مگر آج میں سمجھتا ہوں دوسرے الہاموں اور کشوف اور رؤیا کی وجہ سے اور ان حالات کی وجہ سے جو میرے پیش آرہے ہیں کہ یہ الہام میرے متعلق ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ایسے مقام پر کھڑا کیا کہ دنیا اس کی مخالفت کے لئے آگئی۔ بیرونی مخالف بھی مخالفت کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے اور منافق بھی اپنے سروں کو اُٹھا کر یہ سمجھنے لگ گئے کہ اب ان کی کامیابی کا وقت آگیا لیکن میں ان سب کو حضرت نوحؑ کے الفاظ میں کہتا ہوں کہ جاؤ اور تم سب کے سب مل جاؤ اور سب مل کر اور اکٹھے ہوکر مجھ پر حملہ کرو اور تم مجھے کوئی ڈھیل نہ دو اور مجھے تباہ کرنے اور مٹانے کے لئے متحد ہوجاؤ پھر بھی یاد رکھو خدا تمہیں ذلیل اور رُسوا کرے گا، تمہیں شکست پر شکست دے گا اور وہ مجھے اپنے مقصد میں کامیاب کرے گا۔ میں اپنی مشکلات کو سمجھتا ہوں، میں بلاؤں اور آفات کو سمجھتا ہوں، میں راستہ کے مصائب اور بھیانک نظاروں کو سمجھتا ہوں مگر میں جانتا ہوں کہ جس کام کو میں نے اپنے سامنے رکھا ہے اِس جیسا عظیم الشان کام اپنے سامنے رکھنے کے بعد انسان کے لئے دو ہی راستے ہوتے ہیں یا تو فتح کا جھنڈا اُڑاتا ہوا گھر کو لَوٹے یا اِسی کوشش میں اپنی جان اپنے خدا کے سپرد کردے اِس کے سِوا اور کوئی چیز نہیں جسے وہ قبول کرسکے اور میں نے بھی سوچ کر اور سمجھ کر اور تمام حالات کو جانتے ہوئے اپنا قدم اُٹھایا ہے۔ (خطبات محمود جلد 17 صفحہ 294،293)

گورنمنٹ کی وفاداری

ہمیں باغی قرار دیا گیا لوگ اگر اس کو نہ سمجھ سکیں تو وہ معذور ہیں کیونکہ اُن کے دلوں میں گورنمنٹ کی وفاداری کا وہ جذبہ نہیں جو ہمارے دلوں میں ہے۔ جب میں بچہ تھا اور ابھی میں نے ہوش ہی سنبھالا تھا، اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے گورنمنٹ کی وفاداری کا میں نے حکم سنا اور اس حکم پر اس قدر پابندی سے قائم رہا کہ میں نے اپنے گہرے دوستوں سے بھی اس بارے میں اختلاف کیا حتیٰ کہ اپنے جماعت کے لیڈروں سے اختلاف کیا۔

(خطبات محمود جلد 15 صفحہ 323)

برطانوی حکومت رحمت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ برطانوی حکومت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک رحمت ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ انگریز قوم کے افراد بہت نیک اور اسلام کی تعلیم کے قریب ہیں ان میں بھی ظالم، غاصب، فاسق، فاجر اور ہر قسم کا خبث رکھنے والے لوگ موجود ہیں اور دوسری قوموں میں بھی ان میں بھی اچھے لوگ ہیں اور دوسری قوموں میں بھی۔ جو چیز رحمت ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہ حکومت افراد کی آزادی میں بہت کم دخل دیتی ہے اور وہ جن جن معاملات میں دخل نہیں دیتی ان میں اسلام کی تعلیم کو قائم کرنے کا ہمارے لئے موقعہ ہے۔ پس یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ایسی قوم کو ہم پر مقرر کیا کہ جو افراد کے معاملات میں بہت کم دخل دیتی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اگر ناٹسی یا فیسٹ لوگ ہم پر حکمران ہوتے تو وہ دوسرے معاملات میں انگریزوں سے بھی اچھے ہوتے ممکن ہے وہ اللہ تعالیٰ کا خوف ان سے زیادہ رکھنے والے اور زیادہ عدل کرنے والے ہوتے مگر انفرادی آزادی وہ اتنی نہ دیتے جتنی انگریزوں نے دی ہے۔ وہ اشخاص کے لحاظ سے تو اچھے ہوتے مگر سلسلہ کے لحاظ سے ہمارے لئے مضر ہوتے اور اس کے یہ معنی ہوتے کہ جب تک اسلامی حکومت قائم نہ ہوجاتی اسلامی تعلیم کو قائم کرنے کا دائرہ ہمارے لئے بہت ہی محدود ہوتا اور اسلامی احکام میں سے بہت ہی تھوڑے ہوتے جن کو ہم قائم کرسکتے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہی معنوں کے لحاظ سے انگریزی حکومت کو رحمت قرار دیا ہے اور اس قوم کی تعریف کی ہے۔ آپؑ کا یہ مطلب نہیں کہ انگریز انصاف زیادہ کرتے ہیں بلکہ ہوسکتا ہے کہ انصاف کے معاملہ میں کوئی دوسری حکومت اس سے اچھی ہو۔

قابل تعریف بات یہی ہے کہ اُس قوم کے تمدن کا طریق یہ ہے کہ اس نے اپنی حکومت کو انفرادی معاملات میں دخل اندازی کے اختیارات نہیں دیئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ جس ملک میں اس نے حضرت مسیح موعود کو پیدا کرنا تھا وہاں ایسی قوم حاکم ہو جو لوگوں کے معاملات میں کم سے کم دخل دینے والی ہو۔

(الفضل قادیان مورخہ 21 جنوری 1938ء جلد 26 نمبر 17 صفحہ 4)

(تذکارمہدی صفحہ 137 تا 141، ایڈیشن 2020، یوکے)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”احباب جماعت تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کریں اور یہی جماعت کے قیام کا مقصد ہے“

(پیغام حضور انور برموقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا : افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دار الرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”آپ کی تمام فکریں دُنیا کی طرف نہ ہوں بلکہ دین میں ترقی مقصد ہو اس سے دنیا بھی ملے گی اور دین بھی ملے گا“

(پیغام حضور انور برموقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا : بی. ایس. عبد الرحیم ولد مکرم شیخ علی صاحب مرحوم (صدر جماعت احمدیہ منگلور، کرناٹک)

بقیہ خطاب حضور انور فرمودہ مورخہ 28 ستمبر 2025 از صفحہ نمبر 02

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

پہلے تو میں یہ بتا دوں کہ آج ہمارے ساتھ کینیڈا کی مجلس انصاراللہ اور برکینا فاسو کی مجلس انصاراللہ کا بھی اجتماع ہو رہا ہے اور وہ بھی آج براہ راست یہاں شامل ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں یعنی جماعت احمدیہ میں آپ یعنی انصار وہ لوگ ہیں جو اپنی عمر، سوچوں اور تجربے کے لحاظ سے انتہائی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکے ہیں۔ اس لحاظ سے کہا جا سکتا ہے کہ جماعت کے لیے آپ کو ایک رول ماڈل اور نمونہ ہونا چاہیے۔

پس غور کریں کہ کیا آپ وہ نمونہ ہیں جنہوں نے بیعت کے حقیقی معیاروں کو حاصل کر لیا ہے یا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر نہیں تو یہ بڑی قابل فکر بات ہے کیونکہ آپ کے نمونے دیکھ کر ہی اگلی نسلوں نے اپنی اصلاح کرنی ہے یا اپنی کمزوریوں کو دیکھنا ہے۔ پس یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو انصار پر ہے اور اس کی بنیادی شرط تقویٰ ہے۔

اگر ہم میں تقویٰ ہو تو ہم بہت ساری برائیوں سے بچنے والے بھی ہوں گے اور اس بیعت کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں گے جس کا عہد ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جڑنے کے بعد کیا ہے۔ اپنے عہد کو بھی نبھانے والے تبھی ہم ہوں گے۔ تقویٰ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے۔ تقویٰ کے معنے ہیں ہر ایک باریک در باریک...... گناہ سے بچنا۔ تقویٰ اس کو کہتے ہیں کہ جس امر میں بدی کا شبہ بھی ہو اس سے بھی کنارہ کرے۔''

فرمایا: ''دل کی مثال ایک بڑی نہر کی سی ہے جس میں سے اور چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں...... دل کی نہر میں سے بھی چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں مثلاً زبان......'' ہے یا اسی طرح باقی اعضاء ہیں۔'' اگر چھوٹی نہر...... کا پانی خراب اور گندہ اور میلا ہو تو قیاس کیا جاتا ہے کہ بڑی نہر کا پانی بھی خراب ہے۔ پس اگر کسی کو دیکھو کہ اس کی زبان یا دست و پا وغیرہ میں سے کوئی عضو ناپاک ہے تو سمجھو کہ اس کا دل بھی ایسا ہی ہے۔'' یعنی پاک نہیں ہو سکتا۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 215۔ ایڈیشن 2022ء)

پس یہ ہے وہ معیار تقویٰ کا جس کو ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہیے اور جب ہم یہ معیار اپنے سامنے رکھیں گے تو ہم اپنے عہد بیعت کو بھی نبھانے والے ہوں گے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں گے۔ پس ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ کس حد تک ہم اس کے حصول کی کوشش کر رہے ہیں اور جب ہم یہ کر رہے ہوں گے تو پھر ہم جیسا کہ میں نے کہا دوسروں کے لیے ایک نمونہ یا رول ماڈل بن رہے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے جو بیعت لی اس میں بہت ساری شرائط تھیں جن میں سے پہلی اور سب سے بڑی شرط ایک یہ تھی کہ شرک سے پرہیز کیا جائے۔

(ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 189۔ ایڈیشن 1986ء)

شرک ایک ایسی چیز ہے جو بعض دفعہ شیطان ایسے راستوں سے ہمارے دلوں میں پیدا کرتا ہے جس کا ہمیں احساس بھی نہیں ہوتا۔ پس باریکی سے یہ جائزہ لینا چاہیے کہ ہم کسی بھی طرح کسی بھی قسم کے شرک میں مبتلا نہ ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ:

''توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لا الٰہ الا اللہ کہیں اور دل میں ہزاروں بت جمع ہوں بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر ایسا بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہیے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہیے ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بت پرست ہے۔ بت صرف وہی نہیں ہیں جو سونے یا چاندی یا پیتل یا پتھر وغیرہ سے بنائے جاتے اور ان پر بھروسہ کیا جاتا ہے بلکہ ہر ایک چیز یا قول یا فعل جس کو وہ عظمت دی جائے جو خدا تعالیٰ کا حق ہے وہ خدا تعالیٰ کی نگہ میں بت ہے۔''

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب،
روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 349)

پس شرک کی یہ وہ باریک تعریف ہے جس کو ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہیے اور اس پر غور کرنا چاہیے۔ آجکل کی دنیا میں اس کے ماحول میں ملوث ہو کر اور دنیا کی فکروں میں ڈوب کر ہم بہت ساری ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو مخفی شرک کہلاتی ہیں۔ پس ہر ایک احمدی کو عمومی طور پر اور ہر ناصر کو خاص طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ ان کی عمر ایسی ہے جہاں وہ اپنی عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اپنی عمر کے آخری حصہ میں شامل ہو رہے ہیں، داخل ہو رہے ہیں جس کے بعد پھر اگلا جہان ہی ہے۔ اس لیے ہمیشہ غور کریں کہ کیا ہم ہر طرح کے مخفی شرک سے پاک ہیں؟ کیا ہمارا ہر عمل اور فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہے؟ کیا ہر عمل ہمارا تقویٰ پر چلنے والا ہے؟ پس یہ بنیادی چیز ہے جس کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیے۔

پھر آپؑ نے بیعت کرنے والوں کو یہ بھی فرمایا کہ جھوٹ سے بچنا ہے۔

(ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 159۔ ایڈیشن 1986ء)

جھوٹ ایک بہت بڑی برائی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔ (الحج: 31) یعنی بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔ ایک حدیث میں آتا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: چار باتیں ایسی ہیں جس میں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے اور اگر اس میں نفاق کی ایک خصلت بھی پائی جائے یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے تو پھر ہی وہ نفاق سے پاک ہوگا۔ اور چار باتیں یہ ہیں۔ نمبر ایک کہ جب وہ گفتگو کرتا ہے تو کذب بیانی سے کام لیتا ہے۔ یعنی اپنی باتوں میں جھوٹ ملا رہا ہوتا ہے۔ جب معاہدہ کرتا ہے تو غداری کا مرتکب ہوتا ہے۔ بہت سارے لوگ خود جائزہ لیں کہ ہم کتنے معاہدے کرتے ہیں اور پھر ان پر عمل نہیں کر رہے ہوتے۔ مقدمے چل رہے ہوتے ہیں۔ تیسری بات کہ جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔ یہ بھی جھوٹ کی قسم ہے۔ ایک تو پہلے معاہدے ہو گئے جو تحریری معاہدے ہو رہے ہوتے ہیں، کاروباری معاہدے ہو رہے ہوتے ہیں، تجارتوں میں ہوتے ہیں یا اور بعض معاملات میں ہوتے ہیں اور بعض وعدے انسان کر رہا ہوتا ہے جو بظاہر معمولی ہوں لیکن بہت اہم ہیں۔ دونوں ہی ایسی چیزیں ہیں جو منافقت کی طرف لے جاتی ہیں۔ پھر فرمایا کہ جب جھگڑتا ہے تو گالی گلوچ سے کام لیتا ہے۔ چوتھی بات یہ ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب علامۃ المنافق حدیث نمبر 33، 34)

ان ساری باتوں کا تعلق جھوٹ سے ہے۔ جھوٹا انسان ہی ہے جو اس قسم کی حرکتیں کر رہا ہوتا ہے۔ پس ہمیں باریک سے باریک باتوں میں بھی سچائی کی تلاش کرنی چاہیے۔ باریک سے باریک رنگ میں سچائی کی تلاش کرنی چاہیے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: سچائی نیکی کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ نافرمانی کی طرف لے جاتا ہے اور نافرمانی جہنم تک پہنچا دیتی ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الادب باب قول اللہ تعالیٰ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین۔ حدیث 6094)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا کہ:

''قرآن شریف نے جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رجس قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے'' جو میں نے ابھی آیت پڑھی بھی تھی کہ ''فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج: 31) دیکھو یہاں جھوٹ کو بت کے مقابل رکھا ہے اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بت ہی ہے ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔ جیسے بت کے نیچے کوئی حقیقت نہیں ہوتی اسی طرح جھوٹ کے نیچے بجز ملمع سازی کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ جھوٹ بولنے والوں کا اعتبار یہاں تک کم ہو جاتا ہے کہ اگر وہ سچ کہیں تب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس میں بھی کچھ جھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو۔ اگر جھوٹ بولنے والے چاہیں کہ ہمارا جھوٹ کم ہو جائے تو جلدی سے دور نہیں ہوتا۔ مدت تک ریاضت کریں تب جا کر سچ بولنے کی عادت ان کو ہوگی۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 350، ایڈیشن 1984ء)

بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔ پس جن کو جھوٹ بولنے کی عادت ہے ان کے بارے میں آپؑ نے فرمایا کہ اگر وہ کبھی سچی بات بھی کر لیں تو ان کو بھی لوگ جھوٹ سمجھتے ہیں۔ پس ایک احمدی کو، ایک مومن کو جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی ہے اس کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہیے کہ ہمیں کس قدر جھوٹ سے نفرت کرنی چاہیے کیونکہ یہ ہمیں شرک کے قریب لے کر جا رہا ہے۔

پھر برائیوں سے بچنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ تب ہی تم حقیقی بیعت کرنے والے شمار ہو گے جب برائیوں سے بچو گے اور برائیوں میں ایک زنا ہے۔

اس کے بارے میں کہ زنا کی تعریف کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''زنا کے قریب مت جاؤ یعنی ایسی تقریبوں سے دور رہو جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہو سکتا ہو اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو۔ جو زنا کرتا ہے وہ بدی کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ زنا کی راہ بہت بری ہے یعنی منزل مقصود سے روکتی ہے اور تمہاری آخری منزل کیلئے سخت خطرناک ہے۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 342)

پس یہ ایک معیار ہے جسے انصار کو حاصل کرنا چاہیے کیونکہ اگر ہمارے اندر کوئی برائی ہوگی، انصار کی عمر کو پہنچنے والوں کے اندر کوئی برائی ہوگی تو اگلی نسل میں بھی برائیاں پیدا ہوتی جائیں گی۔

پس انصار کی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ گو ایک عمر کے بعد تو اس طرح خیال نہیں آتے لیکن چالیس سے ساٹھ سال تک کی عمر کے جو انصار ہیں وہ بعض دفعہ بعض برائیوں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ اس لیے انہیں اپنی حالتوں کی طرف نظر رکھنی چاہیے اور فرمایا کہ ان باتوں سے دور رہو جس سے خیال بھی پیدا ہو سکتا ہو۔ اور آجکل بہت ساری شکایات آتی ہیں لوگوں کی بیویوں کی طرف سے شکایات آتی ہیں کہ انصار کی عمر کو پہنچ چکے ہیں لیکن ٹی وی پروگراموں میں یا انٹرنیٹ پر ایسے غلط پروگرام دیکھتے ہیں جو برائیوں کی طرف لے جانے والے ہیں جو ایک قسم کا زنا ہی ہے۔ پس اس سے بھی بچنے کی ہر ایک کو کوشش کرنی چاہیے۔ اگر پانچ دس فیصد بھی ہمارے اندر ایسے لوگ ہیں تو وہ بھی ایک بہت خطرناک نسبت ہے جس سے ہمیں بچنا چاہیے۔

اسی طرح بدنظری سے بچنے کے لیے آپؑ نے فرمایا کہ بدنظری سے بھی بچنا چاہیے یہ بھی تمہارے احمدی ہونے کے لیے ایک شرط ہے۔

(ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 189۔ ایڈیشن 1986ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:

''قرآن شریف نے (جو کہ انسان کی فطرت کے تقاضوں اور کمزوریوں کو مدنظر رکھ کر حسبِ حال تعلیم دیتا ہے) کیا عمدہ مسلک اختیار کیا ہے۔'' فرمایا'' قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ۔ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ۔ (النور: 31) کہ تو ایمان والوں کو کہہ دے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنے سوراخوں کی حفاظت کریں۔ یہ وہ عمل ہے جس سے ان کے نفوس کا تزکیہ ہوگا۔ فروج سے مراد شرمگاہ ہی نہیں بلکہ ہر ایک سوراخ جس میں کان وغیرہ بھی شامل ہیں اور اس میں اس امر کی مخالفت کی گئی ہے کہ غیر محرم عورت کا راگ وغیرہ سنا جاوے۔'' جو غلط قسم کے گانے سنتے ہیں'' پھر یاد رکھو کہ ہزار در ہزار تجارب سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ جن باتوں سے اللہ تعالیٰ روکتا ہے آخر کار انسان کو ان سے رکنا ہی پڑتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 135، ایڈیشن 1984ء)

اگر نہیں رکے گا تو پھر برائیوں میں مبتلا ہوگا۔ پس اس بات کو بہت غور کرنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے کیونکہ ہمارے نمونے ہی پھر اگلی نسلوں میں قائم ہونے ہیں۔

پھر آپؑ نے ایک احمدی کے لیے یہ شرط بھی قرار دی کہ وہ فسق و فجور سے بچے گا۔

(ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 189۔ ایڈیشن 1986ء)

اور فسق ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فسق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ فاسق دوزخی ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فساق کون لوگ ہیں اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ شکر گزاری نہیں کرتے اور جب ان پر آزمائش آتی ہے صبر نہیں کرتے وہ فاسق ہوتے ہیں۔ اس میں آپؐ نے عورتوں کی بھی مثالیں دی ہیں۔

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)
ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر

MOBILE REPAIR SERVICES
KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP
Prop. : Minzarul Hassan
Contact No. 6239691816, 8116091155
Delhi Bazar, Qadian - 143516
Dist. Gurdaspur, PUNJAB

اب صرف یہ بات عورتوں میں ہی نہیں بلکہ مرد بھی ایسے ہیں جو باتیں کرتے ہیں اور فاسق ہیں۔

(المستدرک علی الصحیحین جزء3 صفحہ1048،
کتاب النکاح حدیث2773۔مکتبہ نزار المصطفیٰ الباز، ریاض 2000ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تنبیہ فرمائی کہ:

’’ظالم فاسق کی دعا قبول نہیں ہوا کرتی‘‘ کیوں؟ ’’کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے لاپرواہے۔‘‘اور خدا تعالیٰ بھی اس سے لاپرواہے۔’’ایک بیٹا اگر باپ کی پروا نہ کرے اور ناخلف ہو تو باپ کو اس کی پروا نہیں ہوتی تو خدا کو کیوں ہو۔‘‘

(ملفوظات جلد4 صفحہ402،ایڈیشن1984ء)

پھر ظلم سے بچنے کی طرف بھی آپؑ نے توجہ دلائی کہ اگر میری بیعت میں شامل ہو رہے ہو تو ہر قسم کے ظلم سے بچو۔

(ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ189۔ایڈیشن1986ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ’’میری تمام جماعت ..... اس وصیت کو توجہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنج وقت نماز جماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔‘‘ اب یہ بہت بڑی بات ہے کہ خیال بھی دل میں نہ لائیں۔’’غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم‘‘ ایسے جرائم جو’’اور ناکردنی اور ناگفتنی‘‘ ہیں جو کرنے اور کہنے کے بھی لائق نہیں’’اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر اُن کے وجود میں نہ رہے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد2 صفحہ433۔ایڈیشن2018ء یوکے)

پس یہ ہر ایک کے لیے بہت سوچنے کا مقام ہے کہ کیا ہم اس زاویے سے اور اس گہرائی سے اپنی حالت کو درست کرنے کے لیے سوچتے ہیں۔

احمدی ہونے کے لیے خیانت سے بچنا بھی ایک شرط ہے۔

(ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ189۔ایڈیشن1986ء)

ہم احمدی ہوئے ہم نے بیعت بھی کی،خواہ نئے آنے والے ہوں یا پرانے،ہم بیعت کرتے ہیں اور شرائط بیعت کے پابند رہنے کا عہد کرتے ہیں۔ ان شرائط میں بہت ساری چیزیں ہیں جن کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہیے۔ اس میں ایک چیز یہ بھی ہے کہ خیانت نہیں کرنی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خیانت کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ:

’’ترک شر کے اقسام میں سے وہ خلق ہے جس کو امانت و دیانت کہتے ہیں۔یعنی دوسرے کے مال پر شرارت اور بدنیتی سے قبضہ کر کے اس کو ایذا پہنچانے پر راضی نہ ہونا۔‘‘ یعنی امانت و دیانت یہ ہے کہ کسی کی چیز پر قبضہ نہیں کرنا ناجائز۔’’سو واضح ہو کہ دیانت اور امانت انسان کی طبعی حالتوں میں سے ایک حالت ہے۔اسی واسطے ایک بچہ شیر خوار بھی جو بوجہ اپنی کم سنی اپنی طبعی سادگی پر ہوتا ہے اور نیز بباعث صغر سنی ابھی بری عادتوں کا عادی نہیں ہوتا اس قدر غیر کی چیز سے نفرت رکھتا ہے کہ غیر عورت کا دودھ بھی مشکل سے پیتا ہے۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد10 صفحہ344)

تو بچوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کی نیچر میں یہ بات رکھی ہے کہ خیانت نہیں کرنی۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے اور اگر تم میری بیعت میں آئے ہو تو پھر اس بات کا بھی خیال رکھو کہ کبھی ہلکی سی بھی خیانت نہیں کرنی۔ فساد سے بچنا بھی ایک احمدی کے لیے ضروری ہے۔

(ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ189۔ایڈیشن1986ء)

اور آپ جو انصار کہلاتے ہیں ان کے لیے سب سے اوّل اس بات کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ آپ نے اصلاح کرنی ہے آپ نے یہ اعلان کیا ہے کہ ہم انصار ہیں آپؑ کے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مددگار ہیں اور مددگار تو وہی ہو سکتا ہے جو ان سب باتوں پر عمل کرنے والا ہو جس کا انہوں نے عہد کیا ہے کہ ہم ہمیشہ مددگار رہیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فساد سے بچنے کے بارے میں ایک جگہ فرمایا کہ:

’’تمہیں چاہیے کہ وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تمہیں چھوڑتے اور تم سے الگ ہوتے ہیں کہ تم نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں شمولیت اختیار کر لی ہے ان سے دنگہ یا فساد مت کرو بلکہ ان کے لیے غائبانہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی وہ بصیرت اور معرفت عطا کرے جو اس نے اپنے فضل سے تمہیں دی ہے۔تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔دیکھو میں اس امر کے لیے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو۔‘‘ (ملفوظات جلد7 صفحہ203،ایڈیشن1984ء)

پس یہ نمونہ دکھانے کے لیے ضروری ہے کہ اس سے سختی سے بچا جائے اور اس کے لیے ہمیں اپنے مخالفین کے لیے بھی دعا کرنی چاہیے۔صرف بچنا نہیں بلکہ دعا بھی ضروری ہے۔

پھر ایک احمدی ہونے کے لیے اور خاص طور پر آپ انصار اللہ یا ان احمدیوں کے لیے جنہوں نے دنیا کی تربیت کرنی ہے اور اپنی نسلوں کی تربیت کرنی ہے۔

یہ بہت ضروری ہے کہ ہر قسم کے بغاوت کے طریقوں سے بچا جائے۔کسی قسم کی بغاوت ہماری فطرت یا ہمارے کاموں میں نہیں ہونی چاہیے۔ اطاعت کا جذبہ سب سے بڑھ کر ہونا چاہیے خواہ وہ جماعتی نظام کے اندر اطاعت کا جذبہ ہو یا حکومت کے قانون کی اطاعت کا معاملہ ہو ہر صورت میں مکمل اطاعت ہونی چاہیے۔

ان سب حکموں پر عمل کرنا جو شریعت سے ٹکراتے نہیں ہیں حکومت کے قانون ہیں۔نفسانی جوشوں سے مغلوب نہ ہونا بھی ایک بنیادی بات ہے جس کو ایک احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہیے اور خاص طور پر آپ جو یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم مسیح موعود علیہ السلام کے مددگار ہیں ہم انصار اللہ ہیں آپ کو تو خاص طور پر ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیے کہ کبھی ایسی حرکت نہیں کرنی چاہیے جن سے نفسانی جوشوں کا اظہار ہو۔

دیکھیں جائزہ لیں کیا یہ معیار آپ کے اندر قائم ہیں؟ اگر نہیں تو پھر ہمیں اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

پھر بہت بڑی اور بنیادی چیز ایک احمدی کے لیے خاص طور پر یہ ہے کہ پانچ وقت کی نمازیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق ادا کرنی ہیں۔

(ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ189۔ایڈیشن1986ء)

اس کا ہم نے وعدہ کیا ہے کہ ہم بیعت میں آئے ہیں تو ہم یہ کریں گے اور ہم جو انصار ہیں ہم تو خاص طور پر یہ کریں گے کیونکہ ہم نے مددگار بننے کا اعلان کیا ہے تا کہ یہ پیغام دنیا کو پہنچا سکیں اور پھیلائیں اور اپنی اور اپنی نسلوں کی تربیت بھی کر سکیں۔اسی طرح صرف پانچ نمازیں نہیں بلکہ آپؑ نے فرمایا کہ تہجد کی طرف بھی توجہ دو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔

(صحیح مسلم جلد اول صفحہ 76 کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ۔حدیث108۔
شائع کردہ نور فاؤنڈیشن)

پس دیکھ لیں جائزہ لے لیں۔

بعضوں سے پوچھا جائے تو کہتے ہیں جی چار نمازیں پڑھتے ہیں پانچویں نماز نہیں پڑھی جاتی۔ میرے سامنے بھی آ کے اعتراف کرتے ہیں تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو نماز کو چھوڑتا ہے وہ کفر اور شرک کے قریب ہو جاتا ہے۔ہمیں جائزہ لینا چاہیے کہ کیا ہم نمازیں چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے اور رسول ﷺ کے اس انذار کی لپیٹ میں تو نہیں آ رہے۔ پس بہت خوف کا مقام ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور نجات پالی اور اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔

(سنن الترمذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء ان اول مایحاسب بہ العبد یوم القیامۃ الصلاۃ، حدیث نمبر413)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے کیا امیدیں رکھی ہیں اور آپؑ ہم سے کیا چاہتے ہیں اس حوالے سے آپؑ فرماتے ہیں:

’’اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد19 صفحہ15)

پس اس طرف ہمیں خاص طور پر توجہ دینی چاہیے۔

نماز کے بارے میں تلقین کرتے ہوئے آپ نے ہمیں خاص طور پر فرمایا کہ:

’’نماز کیا چیز ہے وہ دعا ہے جو تسبیح تحمید تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے۔‘‘ اور یہ پڑھنا چاہیے ضرور۔ دعائیں پڑھو۔’’اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے۔‘‘ آنحضرت ﷺ نے دعائیں سکھائی ہیں وہ بھی پڑھو’’باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو ...... کہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد19 صفحہ68-69)

یہ عاجزی پیدا ہوگی، رقت پیدا ہوگی تبھی دعاؤں کا مزہ بھی آئے گا اور تبھی دعا بھی قبول ہو سکتی ہے۔ آپؑ نے نمازوں کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا اور انصار اللہ کو خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہیے کہ’’نماز ایسی شئے ہے کہ اس کے ذریعہ سے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے۔نماز کا حق ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ میں مر گیا اور اس کی روح گداز ہو کر خدا کے آستانہ پر گر پڑی ہے......جس گھر میں اس قسم کی نماز ہوگی وہ گھر کبھی تباہ نہ ہوگا......‘‘ پس خاص طور پر اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔بعض انصار بھی نمازوں کی طرف اس طرح توجہ نہیں دیتے جس طرح دینی چاہیے جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا ایک حدیث میں آتا ہے کہ’’اگر نوحؑ کے وقت میں یہ نماز ہوتی تو وہ قوم کبھی تباہ نہ ہوتی۔‘‘

(ملفوظات جلد6 صفحہ421،ایڈیشن1984ء)

اسی طرح جیسا کہ میں نے کہا پانچ نمازوں کے ساتھ آپؑ نے نماز تہجد کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ میری بیعت میں آئے ہو تو تہجد کی نماز کی طرف بھی توجہ کرو۔

اب جائزہ لیں کہ انصار اللہ کی عمر کو پہنچے ہوئے کتنے لوگ ہیں جو تہجد کی نماز پڑھتے ہیں؟ چالیس سال سے اوپر کے لوگوں کو تو خدا تعالیٰ کی یاد آنی چاہیے اور انہیں کوشش کرنی چاہیے کہ تہجد پڑھیں۔

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا کہ تمہیں نماز تہجد کا اہتمام کرنا چاہیے کیونکہ یہ گذشتہ صالحین کا طریق رہا ہے اور قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ یہ عادت گناہوں سے روکتی ہے۔ برائیوں کو ختم کرتی ہے اور جسمانی بیماریوں سے بچاتی ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات باب............حدیث نمبر3549)

روحانی بیماریاں بھی ہیں، جسمانی بیماریوں سے بھی بچاتی ہے۔تو اس کے کتنے فائدے ہیں۔

تہجد پڑھنے والا انسان گناہوں سے بھی رک جاتا ہے۔ یہ عادت نہ صرف برائیوں کو روکتی ہے بلکہ انہیں ختم بھی کر دیتی ہے اور پھر انسان کو جسمانی بیماریوں سے بھی بچاتی ہے۔

ڈاکٹر بھی آجکل اس بات کو ثابت کرتے ہیں مانتے ہیں کہ جو صبح جلدی اٹھتے ہیں تہجد کے لیے اٹھتے ہیں ان میں دل کے حملے کا خطرہ کم ہوتا ہے اور صبح کے وقت وہ نماز پڑھ کر پھر فجر کی نماز پڑھ کر جب ایکسرسائز وغیرہ کرتے ہیں تو ان کی صحت بہتر ہوتی ہے۔عمر تو اللہ تعالیٰ نے انسان کو جتنی

HOTEL
HOTEL FIRDOUS
SALANDI BY PASS (BHADRAK)
Nearest to Bus Stand & Railway Station
A/C & Non A/C Rooms, Marriage & Confrence Hall, Laundry Facility
Landline : 06784-240620 Mobile : 9078517843, 7852974737
طالب دعا : شیخ طاہر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک،صوبہ اڈیشہ)

دینی ہے اس کو دینی ہی ہے لیکن کم از کم جو زندگی ہے وہ صحت مند زندگی ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں آپؑ نے فرمایا کہ ’’ہماری جماعت کو چاہیے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کرلیں۔ جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لیں کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہر حال مل جائے گا۔ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں۔ جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو اس وقت تک ایک شخص خواب راحت سے بیدار کب ہوسکتا ہے؟‘‘ آرام سے سویا ہوا شخص کس طرح اٹھ سکتا ہے۔ درد ہوگا تبھی اٹھے گا اور جب درد ہوگا، اللہ تعالیٰ سے مانگے گا تو پھر اللہ تعالیٰ قبول بھی کرتا ہے۔ ’’پس اس وقت کا اٹھنا ہی ایک درد دل پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رقت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیت دعا کا موجب ہو جاتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 245، ایڈیشن 1984ء)

نیکی کے راستوں پر چلنے کے لیے بھی یہ ضروری ہے۔ اس بارے میں فرمایا کہ راتوں کو اٹھو اور دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ کی مثال آپؑ نے دی کہ وہ پہلے کیا تھے لیکن جب انہوں نے عبادتیں شروع کر دیں اور راتوں کو اٹھنا شروع کر دیا تو وہ کہاں سے کہاں پہنچ گئے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 45۔ ایڈیشن 1984ء)

پس انصار اللہ بننے کے لیے ضروری ہے کہ یہ طریقہ بھی اختیار کیا جائے۔ اسی طرح درود بھیجنے کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔

اس طرف میں نے خاص طور پر توجہ بھی دلائی ہوئی ہے۔ آجکل کے جو حالات دنیا کے ہیں اس کے لیے بھی ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور درود بھیجنے کی طرف خاص توجہ کریں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بھی فرماتا ہے کہ:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

(الاحزاب: 57)

یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت اور درود بھیجتے ہیں اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو تم بھی وہی الفاظ دہراؤ جو وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس گنا رحمتیں نازل فرمائے گا۔

(صحیح مسلم جلد 2 صفحہ 135 کتاب الصلاۃ باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعہ ثم یصلی علی النبی ﷺ...... حدیث 569۔ نور فاؤنڈیشن)

پس درود کی طرف خاص طور پر توجہ دیں اور جیسا کہ میں نے کہا آجکل کے حالات میں درود کی طرف خاص توجہ دینی چاہیے۔ اسی سے ہم ان مشکل حالات سے گزر سکتے ہیں۔ آجکل دنیا جن باتوں میں ڈوبی ہوئی ہے اور تباہی کی طرف جارہی ہے اس تباہی سے بچنے کے لیے بھی ضروری ہے کہ ہم درود پڑھیں اور پھر دعائیں کریں تو اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں سنے گا کیونکہ آنحضرت ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کو اس طرح بیان فرمایا ہے کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہر جاتی ہے۔ جب تک اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجا جائے اس میں سے کوئی حصہ بھی خدا تعالیٰ کے حضور پیش نہیں کیا جاتا۔ اوپر نہیں جاتا۔

(سنن الترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ حدیث 486)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’انسان تو دراصل بندہ یعنی غلام ہے۔ غلام کا کام یہ ہوتا ہے کہ مالک جو حکم کرے اسے قبول کرے۔ اسی طرح اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت ﷺ کے فیض حاصل کرو تو ضرور ہے کہ اس کے غلام ہو جاؤ۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ (الزمر: 54)‘‘ یعنی تو کہہ دے اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے۔ ’’اس جگہ بندوں سے مراد غلام ہی ہیں نہ کہ مخلوق۔ رسول کریم ﷺ کے بندہ ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپ پر درود پڑھو اور آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرو۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 321-322، ایڈیشن 1984ء)

درود بھی پڑھو اور نافرمانی بھی نہ کرو۔ یہ نہیں کہ درود پڑھ لیا تو باقی حکموں پر عمل نہ کرو۔ نہیں۔ بلکہ اللہ اور اس کے رسول کے حکموں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ پھر یہ درود جو پڑھا جائے گا یہ ان برکات کا حامل ہوگا جس سے انسان جو بھی دعائیں کرے گا وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچیں گی۔

پھر ایک احمدی کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ باقاعدگی سے استغفار کرے۔

(ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 189۔ ایڈیشن 1986ء)

میں نے اس طرف بھی کئی مہینے پہلے توجہ دلائی تھی کہ ہمیں خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہیے۔

درود کے ساتھ استغفار بھی پڑھنا چاہیے اور انصار کو اس کے لیے ایک نمونہ بننا چاہیے بلکہ مہم چلانی چاہیے کہ نہ صرف انصار بلکہ گھروں میں بھی درود اور استغفار کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہو۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص استغفار کو چمٹا رہتا ہے یعنی استغفار مستقل کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے اور اس کی ہر مشکل سے اس کو کشائش کی راہ پیدا کر دیتا ہے اور اسے ان راہوں سے رزق عطا کرتا ہے جس کا وہ تصور بھی نہیں کرسکتا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الوتر باب فی الاستغفار حدیث 1518)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’جب خدا سے طاقت طلب کریں یعنی استغفار کریں تو روح القدس کی تائید سے ان کی کمزوری دور ہوسکتی ہے۔‘‘ یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ سے طاقت طلب کرتے ہیں استغفار کرتے ہیں ان کی کمزوری دور ہوسکتی ہے ’’اور وہ گناہ کے ارتکاب سے بچ سکتے ہیں۔ جیسا کہ خدا کے نبی اور رسول بچتے ہیں۔ اور اگر ایسے لوگ ہیں کہ گناہگار ہو چکے ہیں تو استغفار ان کو یہ فائدہ پہنچاتا ہے کہ گناہ کے نتائج سے یعنی عذاب سے بچائے جاتے ہیں کیونکہ نور کے آنے سے ظلمت باقی نہیں رہ سکتی۔ اور جرائم پیشہ جو استغفار نہیں کرتے یعنی خدا سے طاقت نہیں مانگتے وہ اپنے جرائم کی سزا پاتے رہتے ہیں۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 34)

پس اگر گناہ ہو بھی گئے ہوں اور انسان استغفار کر رہا ہو اور آئندہ عہد کرتا ہو کہ میں گناہ نہیں کروں گا تو اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے اور گناہوں سے پاک کر دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ انہیں پتہ ہی نہیں ہوتا کہ گناہ کیا بھی ہے کہ نہیں۔ ایسی عادت پڑ جاتی ہے کہ احساس ہی نہیں رہتا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لیے استغفار کا التزام کرایا ہے۔ ایسے لوگوں کو جب بھی احساس پیدا ہو تو پھر استغفار کریں اور باقاعدگی سے کریں تو وہ گناہوں سے پاک ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ نے فرمایا کہ استغفار کا التزام اس لیے کرایا کہ انسان ہر ایک گناہ کے لیے خواہ وہ ظاہر کا ہو یا باطن کا ہو۔ اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 275۔ ایڈیشن 1984ء)

یعنی ہر ایک برائی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ صرف استغفار منہ سے نہیں کہتا بلکہ برائیوں سے رکنے کی بھی کوشش کرتا ہے۔ کیونکہ بعضوں کو علم نہیں ہوتا جیسا کہ میں نے کہا جب حس مرگئی ہو، بعضوں کی تو حس ہی مرجاتی ہے لیکن جب احساس پیدا ہو تو فوراً اس طرف توجہ کرے، استغفار کرے اور دل سے استغفار کرے تو پھر اللہ تعالیٰ ان کے استغفار کو سنتا بھی ہے اور گناہوں سے پاک بھی کرتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بھی ایک احمدی کے لیے بہت ضروری ہے۔

(ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 189۔ ایڈیشن 1986ء)

جس نے بیعت کا عہد کیا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھے۔ آنحضرت ﷺ نے خاص طور پر اس کی تاکید فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہر اہم کام اگر خدا تعالیٰ کی حمد کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ ناقص رہتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب النکاح باب خطبۃ النکاح حدیث 1894)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔‘‘ یعنی اللہ تعالیٰ سے تعلق نہ توڑو۔

’’تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہوجائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے وہ اس کے پاس آجاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے جو اس کو عزت دیتا ہے وہ اس کو بھی عزت دیتا ہے۔ تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا۔‘‘

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

آپؑ نے فرمایا کہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری بھی کرنی چاہیے اور اپنے ایمانوں کو قائم رکھنے کے لیے دعا بھی کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف اور حمد بھی کرنی چاہیے۔

پھر ایک احمدی کے لیے، بیعت کرنے والے کے لیے، بیعت کا حق ادا کرنے والے کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ مخلوق کی خدمت کرے اور ان کو تکلیفوں سے بچائے۔

صرف یہ نہیں کہ تکلیف دی نہ جائے بلکہ تکلیفوں سے بچانا ضروری ہے اور مسلمانوں کو خاص طور پر تکلیفوں سے بچانا چاہیے۔

(ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 189۔ ایڈیشن 1986ء)

آجکل دنیا کے جو حالات ہیں خاص طور پر مسلمان دنیا کے یہ بھی اس بات کا تقاضا کرتے ہیں اور ان کی ہمدردی یہ چاہتی ہے اور بیعت کی شرط بھی یہ تقاضا کررہی ہے کہ ہم ان کے لیے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے اور یہ جو تکلیفوں میں مبتلا ہیں ان کو اللہ تعالیٰ تکلیفوں سے نکالے اور یہ راستی کی طرف چلنے والے ہوں اور زمانے کے امام کو ماننے والے ہوں تا کہ ان کی دنیاوی تکلیفیں بھی ختم ہوں اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہونے والے بن جائیں۔ پس اس طرف خاص توجہ دینی چاہیے اور اس کے لیے دعا کرنی چاہیے۔

پھر یہ بھی ایک بہت بڑا وصف ہے اور اس کا ہم عہد بھی کرتے ہیں کہ ہم عاجزی اور انکساری اپنائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اے دوستو اس اصول کو محکم پکڑو۔ ہر ایک قوم کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔ نرمی سے عقل بڑھتی ہے اور بردباری سے گہرے خیال پیدا ہوتے ہیں۔ اور جو شخص یہ طریق اختیار نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اگر کوئی ہماری جماعت میں سے مخالفوں کی گالیوں اور سخت گوئی پر صبر نہ کرسکے تو اس کا اختیار ہے کہ عدالت کی رو سے چارہ جوئی کرے مگر یہ مناسب نہیں ہے کہ سختی کے مقابل پر سختی کر کے کسی مفسدہ کو پیدا کریں۔ یہ تو وہ وصیت ہے جو ہم نے اپنی جماعت کو کردی اور ہم ایسے شخص سے بیزار ہیں اور اس کو اپنی جماعت سے خارج کرتے ہیں جو اس پر عمل نہ کرے۔‘‘

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 17)

پس یہ بہت اہم چیز ہے اور بعض لوگ تبلیغ کے بہانے

M.F. STEELS & ALUMINIUM
Deals in All types of
Aluminium chennels, Section &
Steels, Pipes, Tubes, ACP, Sheet etc.
Sk. Muneer Ahmed
7008220172 9437147910
ahmedmuneersk@gmail.com
طالب دعا: شیخ منیر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

Our Moto Your Satisfaction

MUBARAK TAILORS
کوٹ پینٹ، شیروانی، شلوار قمیض اور vase coat کی سلائی کیلئے تشریف لائیں
Prop. : Hifazat, Sadaqat (Delhi Bazar, Shop No.33) Qadian
Contact Number : 9653456033, 9915825848, 8439659229

مخالفین کے اعتراضوں پر جو غلط زبان استعمال کرتے ہیں، اسی طرح کی زبان استعمال کر لیتے ہیں جس طرح کی مخالفین کر رہے ہوتے ہیں اس سے بھی بچنا چاہیے۔

آپؑ نے اس کی سختی سے مناہی فرمائی ہے۔ بعض لوگ جوش میں آ کر مجھے بھی لکھ دیتے ہیں کہ کیوں نہیں ہم سختی کا جواب سختی سے دیتے۔ ہمارا یہ کام نہیں ہے۔

ہمارا تو کام ہے حکمت سے، دانائی سے، اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہوئے اس کا جواب دیں اور اس طریق پر چلتے ہوئے جواب دیں اور اس ہدایت پر چلتے ہوئے جواب دیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں فرمائی ہے۔ نہیں تو یہ کوئی تبلیغ نہیں ہے کہ گالیوں کا جواب گالیوں سے دیا جائے۔ ہماری طرف سے نرمی بھی ہونی چاہیے۔ عاجزی اور انکساری بھی ہونی چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرف بہت توجہ دلائی ہے کہ عاجزی کس طرح پیدا کرو۔ آپؑ نے فرمایا:

”اس سے پیشتر کہ عذاب الٰہی آ کر توبہ کا دروازہ بند کر دے توبہ کرو جبکہ دنیا کے قانون سے اس قدر ڈر پیدا ہوتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے قانون سے نہ ڈریں۔“

آپؑ نے فرمایا کہ ”چاہیئے کہ ہر ایک شخص تہجد میں اٹھنے کی کوشش کرے اور پانچ وقت کی نمازوں میں بھی قنوت ملا دیں۔ ہر ایک خدا کو ناراض کرنے والی باتوں سے توبہ کریں۔ توبہ سے یہ مراد ہے کہ ان تمام بدکاریوں اور خدا کی نارضامندی کے باعثوں کو چھوڑ کر ایک سچی تبدیلی کریں اور آگے قدم رکھیں اور تقویٰ اختیار کریں۔ اس میں بھی خدا کا رحم ہوتا ہے۔ عادات انسانی کو شائستہ کریں۔ غضب نہ ہو تواضع اور انکسار اس کی جگہ لے لے۔“

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 208، ایڈیشن 1984ء)

پھر اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا اور کامل وفادار ہونے کی طرف بھی آپؑ نے توجہ دلائی ہے۔ یہ بھی احمدی ہونے کے لیے ایک شرط ہے اور وفاداری کے ساتھ جب قائم رہیں گے اور ایمان مضبوط کریں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے بھی وارث بنیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کیے جاؤ۔ سو اِن صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے۔“ یعنی جو سختی کے حالات ہیں ان سے دلگیر مت ہو۔ یہ دیکھو ”کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔“

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

بعض لوگ جو یہاں ہیں ان کے رشتہ داروں کو، عزیزوں کو جو پاکستان میں ہیں یا دوسری جگہوں پر ہیں ہمارے بہت سارے احمدی جنہیں تکلیفیں پہنچتی ہیں انہیں آپؑ نے فرمایا کہ ان باتوں سے دلگیر مت ہو۔ اللہ تعالیٰ کا پلّو پکڑے رکھو، دامن پکڑے رکھو تو ان شاء اللہ تعالیٰ کبھی ضائع نہیں ہو گے اور یہ نصیحت پاکستان والوں کے لیے بھی ہے۔ یہ نصیحت آپ کے لیے بھی ہے۔

پس انصار اللہ بننے کا حق ادا کرنے کے لیے اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ آپؑ نے فرمایا کہ میرے قدموں پر چلنے کے لیے پھر ان تکلیفوں میں سے گزرنا ہی پڑتا ہے لیکن کامل وفا اور استقامت دکھاؤ گے تو پھر کوئی تمہیں کچھ نہیں کہہ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا اجر دے گا۔ آپؑ نے فرمایا کہ ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کریں اور اس کے لیے ضرورت ہے اخلاص کی، صدق و وفا کی نہ یہ کہ قیل و قال تک ہی ہماری ہمت و کوشش محدود ہو۔ صرف ہماری باتیں نہ رہ جائیں ہمیں وفا دکھانی پڑے گی۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کرتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ بھی برکت دیتا ہے اور اپنے فیوض و برکات کے دروازے کھول دیتا ہے۔

پھر ہوا و ہوس سے باز رہنے کی طرف بھی آپ نے توجہ دلائی کہ یہ بھی ایک احمدی کے لیے بنیادی شرط ہے۔ اگر تم نے بیعت کی ہے تو اس بات کو بھی اپنانا ہوگا کہ تم ہمیشہ اپنے آپ کو رسموں اور ہوا و ہوس سے باز رکھو گے اور قرآن کریم کی حکومت کُلّی طور پر اپنے اوپر قبول کرو گے۔

پس ہوا و ہوس سے رکنا ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ”ہوائے نفس کو روکنا یہی فنا فی اللہ ہونا ہے اور اس سے انسان خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے اسی جہان میں مقام جنت کو پہنچ سکتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 414، ایڈیشن 1984ء)

پس یہ ضروری ہے کہ ہم اپنی حالتوں کو بہتر بنائیں۔ ہوا و ہوس سے اپنے آپ کو روکیں آجکل کی دنیا کی جو خواہشات ہیں، ہوا و ہوس ہے، ماحول ہے اس نے تو بڑوں اور چھوٹوں ہر ایک کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے اس سے بچنا انتہائی ضروری ہے اور انصار اللہ کو اس کے لیے بنیادی کردار ادا کرنا ہوگا۔

دنیاوی خواہشات کی طرف نہ جائیں بلکہ دین کو ہمیشہ مقدم رکھیں اور تقویٰ کے راستوں پر چلنے کی کوشش کریں۔ اگر ہم یہ کریں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہم وہ لوگ ہوسکیں گے جو نہ صرف اپنی اصلاح کرنے والے ہوں گے بلکہ اپنی نسلوں کی بھی اصلاح کرنے والے ہوں گے بلکہ اس سے بڑھ کر معاشرے اور دنیا کی بھی اصلاح کرنے والے ہوں گے۔

یہ چند باتیں میں نے اختصار کے ساتھ بیان کی ہیں بیعت کی شرائط میں اور بھی بہت ساری باتیں ہیں جن کو سمجھنا اور عمل کرنا ضروری ہے اس کا وقتاً فوقتاً مطالعہ کرتے رہنا چاہیے۔ انصار کو خاص طور پر جگالی کرتے رہنا چاہیے تا کہ ان کو اپنی نسلوں کی تربیت کرنے میں آسانی رہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے اور ہر ناصر کو صحیح ناصر بننے کی توفیق دے اور نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کا جو آپ نعرہ لگاتے ہیں وہ حقیقت میں ایسا نعرہ ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے مشن کو پورا کرنے والے لوگوں کا نعرہ ہے اور اس کے لیے ہر ناصر، مجلس انصار اللہ کا ہر ممبر جماعت کے لیے ایک مفید وجود بن جائے اور اپنی نسلوں کو سنبھالنے والا بھی ہو جائے تا کہ جماعت ترقی کی راہوں پر گامزن رہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا کر لیں۔ آمین

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حاضری تو صدر صاحب نے بتا دی تھی۔ کینیڈا کے انصار کی حاضری تین ہزار آٹھ سو انتالیس ہے اور پچھلے سال کی نسبت سات سو سے زیادہ لوگ شامل ہوئے ہیں۔ اس سال جو لجنہ اور ناصرات کی حاضری ہے وہ آٹھ ہزار دو سو چوالیس ہے۔ برکینا فاسو کی حاضری نہیں آئی۔......السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 12 نومبر 2025ء)

......☆......☆......☆......

اللہ تعالیٰ نے ہمیں نظامِ خلافت کی نعمت سے نوازا ہے

لہٰذا ہر احمدی کو خلیفہ وقت کا وفادار اور فرمانبردار رہنا چاہیے

ایم ٹی اے باقاعدگی کے ساتھ دیکھنا چاہیے

اور اپنے اہل خانہ، خصوصاً اپنے بچوں کو اس کی عادت ڈالیں

یوگنڈا کے تمام لوگوں تک اسلام احمدیت کے پرامن پیغام کو پھیلانے کے لیے خصوصی کوشش کریں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا 35 ویں جلسہ سالانہ یوگینڈا 2025ء کے موقع پر بصیرت افروز پیغام

پیارے احباب جماعت احمدیہ یوگنڈا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ آپ اپنا 35واں جلسہ سالانہ 10، 11 اور 12 رجنوری 2025ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو عظیم کامیابی سے نوازے اور سب شاملین جلسہ غیر معمولی برکات حاصل کریں اور آپ سب اسلام اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے متعلق اپنا علم و فہم بڑھانے والے ہوں۔

یاد رکھیں کہ یہ کوئی معمولی دنیاوی تقریب یا تہوار نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اس جلسے کا بڑا مقصد یہ ہے کہ جماعت کے مخلص افراد دینی استفادہ کرنے کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ علم حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو آگے بڑھائیں۔ ایک فائدہ یہ ہے کہ مختلف دوستوں سے ملنے سے بھائی چارے کا دائرہ وسیع ہوگا اور ان کے باہمی تعلقات مضبوط ہوں گے۔ (ماخوذ از آسمانی فیصلہ)

اس لیے آپ کو اس جلسہ کے مقدس ماحول سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے اور تقویٰ یعنی راستبازی کے اپنے معیار کو بڑھانے کی ہر ممکن کوشش کریں اور اپنے اندر حقیقی خشیت اللہ پیدا کریں۔ آپ کو اپنی تمام تر استعدادوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے نفس کو بہتر بنانے اور اپنی اخلاقی حالت کو پاک کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تا کہ آپ ان اعلیٰ معیاروں کو حاصل کر سکیں جن کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کے ممبران سے توقع رکھتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دس شرائط بیعت مقرر کی ہیں۔ یہ شرائط آپ کی زندگیوں میں مشعل راہ ہونی چاہئیں اور اگر آپ ان کے مطابق اپنی زندگی گزاریں گے تو آپ دنیا میں ایک عظیم روحانی انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔ ہر ایک شرط بیعت اپنے اندر بے شمار حکمتیں رکھتی ہے۔ ایک احمدی مسلمان کو اپنے ایمان کو زندہ رکھنے کے لیے ان میں سے ہر ایک شرط پر غور کرتے رہنا چاہیے۔ ہم بیعت کے تقاضوں کو صرف تب ہی پورا کر سکتے ہیں اگر ہم خود احتسابی کریں اور مستقل طور پر اپنے اعمال کے جائزے لیتے رہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس حوالے سے فرماتے ہیں: ”بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے، غفور و رحیم خدا اُس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے۔ تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۶۲۔ ایڈیشن ۲۰۲۲ء)

یہ بھی یاد رکھیں کہ خلافتِ احمدیہ کا کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو آگے بڑھانا ہے۔ جب احمدی خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں تو یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی بیعت کے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ہر فرد جماعت اخلاص کے ساتھ خلیفۃ المسیح کی دی ہوئی ہدایات اور احکامات کی بجا آوری کرے، تو اطاعت اور اتحاد کے اعلیٰ معیار قائم ہو جائیں گے، اور نتیجۃً جماعت اس مقصد میں نمایاں ترقی کرے گی کہ انسانیت کو دوبارہ خدائے واحد کی عبادت کی طرف لایا جائے اور دنیا میں امن و ہم آہنگی قائم کی جائے۔

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں نظام خلافت کی نعمت سے نوازا ہے۔ لہٰذا ہر احمدی کو خلیفہ وقت کا وفادار اور فرمانبردار رہنا چاہیے۔ اور خلیفہ وقت کے ساتھ محبت اور وفاداری کے تعلق میں مضبوطی پیدا کرتے رہنا چاہیے۔ یہ ہماری مستقل ترقی کی کنجی ہے اور اس ذریعہ سے ہم جماعت کی کامیابی کو مشاہدہ کرنے والے ہو سکتے ہیں۔

آپ کو ایم ٹی اے باقاعدگی کے ساتھ دیکھنا چاہیے اور اپنے اہل خانہ، خصوصاً اپنے بچوں کو اس کی عادت ڈالیں۔ بالخصوص میرے خطبات جمعہ کو باقاعدگی سے سنیں اور دیگر تقریبات اور مواقع پر بیان کی گئی میری باتوں پر بھی عمل کریں۔

میں تبلیغ کے حوالے سے آپ کی ذمہ داریوں کی یاد دلانا چاہتا ہوں، جو ہر احمدی مسلمان کا فرض ہے۔ میں نے جلسہ سالانہ بیلجیم ۲۰۱۸ء کے موقع پر احباب جماعت کو اس طرح نصیحت کی تھی کہ ”جس حق کو اور ہدایت کو اور سچائی کو تم نے قبول کیا ہے اس کو دنیا میں پھیلاؤ اور بتاؤ۔ اور یہ پرواہ نہیں ہونی چاہیے کہ لوگ مانتے ہیں کہ نہیں مانتے۔ پیغام یہاں کے ہر شہری تک پہنچ جانا چاہئے۔ ہر ملک کے ہر شہری تک ہر احمدی کو پہنچا دینا چاہئے اور یہی وہ کام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سپرد فرمایا ہے۔“

لہٰذا میں ہر فرد جماعت کو تلقین کرتا ہوں کہ یوگنڈا کے تمام لوگوں تک اسلام احمدیت کے پرامن پیغام کو پھیلانے کے لیے خصوصی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس عظیم مقصد کی تکمیل میں ہر طرح کی کامیابی عطا فرمائے۔

آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ کرے کہ آپ جلسہ کی کارروائی سے بھرپور فائدہ اٹھانے والے ہوں اور یہ آپ کے ایمان میں اضافہ کا باعث ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی زندگیوں میں تقویٰ، اچھے اعمال اور اسلام احمدیت اور انسانیت کی خدمت کی جانب جانے والی حقیقی تبدیلی لانے کی توفیق دے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل فرمائے۔ (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 15 مئی 2025ء)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بہت بلند اور اعلیٰ اور ارفع ہے......

آپ ﷺ حدود کے قیام کے لیے چٹان کی طرح مضبوط تھے اور کسی کی کوئی پروانہیں کیا کرتے تھے البتہ عفو اور رحمت کے وقت ریشم کی طرح نرم و ملائم تھے انہیں کسی قسم کا کوئی قلق اور خلش نہیں ہوا کرتی تھی

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 18 جولائی 2025 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: آنحضرت ﷺ کی شان کے متعلق حضور انور نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کی شان بہت بلند اور اعلیٰ اور ارفع ہے۔ ......آپ ﷺ حدود کے قیام کے لیے چٹان کی طرح مضبوط تھے اور کسی کی کوئی پروانہیں کیا کرتے تھے۔ البتہ عفو اور رحمت کے وقت ریشم کی طرح نرم و ملائم تھے۔ انہیں کسی قسم کا کوئی قلق اور خلش نہیں ہوا کرتی تھی۔

سوال: آنحضرت ﷺ کی کون سی بات تعریف کے لائق ہے:

جواب: آرتھر گلمے فرماتے ہیں: آپ (ﷺ) کی یہ بات بے حد تعریف کے لائق ہے کہ جس موقع پر ماضی کے مکہ کے مکینوں کے مظالم کی یاد آپ کو انتقام لینے پر اکسا سکتی تھی آپ نے اپنی فوج کو کسی بھی قسم کی خونریزی سے منع فرمایا اور عاجزی اور خدا تعالیٰ کے شکر کا ہر ممکن اظہار کیا۔

سوال: فتح مکہ کے ذریعہ محمد ﷺ نے کون سے دعوے کی سچائی کو ثابت کر دیا؟

جواب: کیرن آرم سٹرانگ فرماتے ہیں: مکہ کی فتح کے ذریعہ محمد ﷺ نے نبوت کے اپنے دعوے کی سچائی کو ثابت کر دیا۔ یہ فتح بغیر کسی قسم کی خونریزی کے حاصل ہوئی اور محمد ﷺ کی پُرامن پالیسی کامیاب رہی۔ چند ہی سالوں میں مکہ میں بت پرستی کا خاتمہ ہو گیا اور عِکرمہ اور سُہیل جیسے سخت ترین مخالفین مخلص اور پُرجوش مسلمان بن گئے۔

سوال: آنحضرت ﷺ کے مکہ میں قیام کی مدت کے بارے میں کیا بیان ہوا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کے مکہ میں قیام کی مدت کے بارے میں تفصیل یوں بیان ہوئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے مکہ تشریف لانے اور فتح مکہ کے بعد مکہ میں چند دن ٹھہرے تھے لیکن جو قیام ہے اس کی مدت میں اختلاف ہے۔ بخاری میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مکہ میں انیس دن ٹھہرے۔ آپؐ دو رکعت نماز پڑھتے یعنی قصر کرتے تھے اور بعض روایات میں اٹھارہ یا سترہ اور پندرہ روز کا تذکرہ بھی ہے۔ علامہ ابن حجر نے انیس دن والی روایت کو راجح قرار دیا ہے کیونکہ اکثر روایات میں انیس دن کا ذکر ہے اور باقی روایات کو اس طرح سے جمع کیا گیا ہے کہ انیس دن والی روایت میں مکہ میں داخل ہونے اور روانہ ہونے کے دن بھی شامل ہیں اور جنہوں نے سترہ دن بیان کیے ہیں انہوں نے آمد و رفت کے دونوں دن شامل نہیں کیے۔ جن راویوں نے اٹھارہ دن کی روایت بیان کی ہے انہوں نے ان میں سے کوئی ایک دن شمار کیا ہے جبکہ پندرہ دن والی روایت کے راویوں نے سترہ دن والی روایت کو مدنظر رکھ کر لکھا ہے کہ یہ اصل ہے اور پھر اس میں سے داخلے اور کوچ کا دن نکال کر پندرہ دن کا ذکر کیا ہے۔

سوال: ولیم میور نے فتح مکہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنی کتاب The Life of Muhammad میں کیا لکھا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بعض مستشرقین نے بھی آنحضرت ﷺ کے فتح مکہ پہ اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ ولیم میور ایک بڑا مشہور مستشرق ہے۔ اس کا تعلق سکاٹ لینڈ سے تھا۔ فتح مکہ کا ذکر کرتے ہوئے اس نے اپنی کتاب The Life of Muhammad میں رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ محمد ﷺ کا ماضی کے تمام پرانے قصوروں کو معاف کرنا یعنی لوگوں کے تمام قصوروں کو معاف کرنا اور ان کی تمام چھوٹی بڑی تکلیفوں کو فراموش کر دینا دراصل آپ ﷺ کے اپنے فائدے کے لیے تھا۔ یہ لکھنے کے بعد مجبور ہے کہ بہرحال حقیقت کو تسلیم بھی کرے۔ کہتا ہے لیکن اس کے لیے ایک بڑے اور گداز دل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا فائدہ گو آپ ہی کو پہنچا کہ آپ کے آبائی شہر کے سب لوگ آپ سے وابستہ ہونے لگے اور آپ کے مقصد کو پوری خوش دلی اور نمایاں عقیدت کے ساتھ اپنا لیا اور چند ہفتوں کے بعد ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ان میں سے دو ہزار افراد آپ کے پہلو میں کھڑے بڑی وفاداری کے ساتھ برسرپیکار ہیں۔

سوال: حضور انور نے عبداللہ بن ابی سرح کی توبہ کا کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: عبداللہ بن سعد بن ابی سَرح نے پہلے اسلام قبول کیا تھا اور کاتب وحی بھی تھا۔ پھر مرتد ہو کر واپس چلا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کو بھی قتل کی سزا دی گئی تھی۔ جب مکہ فتح ہو گیا تو یہ حضرت عثمان بن عفانؓ کے ہاں چھپ گیا۔ یہ ان کا رضاعی بھائی تھا۔ حضرت عثمانؓ اسے نبی ﷺ کے سامنے لائے اور عرض کی: یا رسول اللہ! عبداللہ کی بیعت قبول فرمائیں۔ آپؐ نے دیر تک خاموشی اختیار فرمائی اور پھر اس کی بیعت لے لی۔ جب عبداللہ بن ابی سَرح واپس چلا گیا تو لکھنے والے راوی یہاں لکھتے ہیں کہ آپ نے صحابہؓ سے فرمایا۔ میں اس لیے کچھ دیر تک خاموش رہا کہ تم میں سے کوئی اٹھے اور اس کو جلدی سے قتل کر دے۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں اشارہ کیوں نہ کر دیا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ نبی قتل کے لیے اشارے نہیں کیا کرتا۔ بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی کے لیے جائز نہیں کہ وہ آنکھوں کی خیانت کا مرتکب ہو۔

سوال: کس وجہ سے عبداللہ بن ابی سَرح اسلام سے مرتد ہو گیا اور کب وہ دوبارہ اسلام میں داخل ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ المؤمنین کی آیت نمبر پندرہ کی تفسیر کرتے ہوئے اس واقعہ کا تذکرہ یوں کرتے ہیں کہ ’’اس آیت کے ساتھ ایک تاریخی واقعہ بھی وابستہ ہے جس کا یہاں بیان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔‘‘ لکھتے ہیں کہ ’’رسول کریم ﷺ کا ایک کاتب وحی تھا جس کا نام عبداللہ بن ابی سَرح تھا۔ آپ پر جب کوئی وحی نازل ہوتی تو اسے بلوا کر لکھوا دیتے۔ ایک دن آپ یہی آیتیں اسے لکھوا رہے تھے۔ جب آپ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ پر پہنچے تو اس کے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔ کہ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہی وحی ہے اس کو لکھ لو۔ اس بدبخت کو یہ خیال نہ آیا کہ پچھلی آیتوں کے نتیجہ میں یہ آیت طبعی طور پر آپ ہی بن جاتی ہے۔ اس نے سمجھا کہ جس طرح میرے منہ سے یہ آیت نکلی اور رسول اللہ ﷺ نے اس کو وحی قرار دے دیا ہے اسی طرح آپ نعوذ باللہ خود سارا قرآن بنا رہے ہیں۔ چنانچہ وہ مرتد ہو گیا اور مکہ چلا گیا۔ فتح مکہ کے موقعہ پر جن لوگوں کو قتل کرنے کا رسول کریم ﷺ نے حکم دیا تھا ان میں ایک عبداللہ بن ابی سرح بھی تھا مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے پناہ دے دی اور وہ آپ کے گھر میں تین دن چھپا رہا۔ ایک دن جبکہ رسول کریم ﷺ مکہ کے لوگوں سے بیعت لے رہے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ عبداللہ بن ابی سرح کو بھی آپ کی خدمت میں لے گئے اور اس کی بیعت قبول کرنے کی درخواست کی۔ رسول کریم ﷺ نے پہلے تو کچھ دیر تامل فرمایا مگر پھر آپ نے اس کی بیعت لے لی۔ اور اس طرح دوبارہ اس نے اسلام قبول کر لیا۔‘‘

۞۞۞

23 مارچ جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں بڑی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ آج سے 118 سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے اِذن سے بیعت کا آغاز فرمایا تھا اور یوں جماعت کا قیام عمل میں آیا تھا یہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 23 مارچ 2007 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: 23 مارچ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں کیوں احمدیت رکھتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں بڑی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ آج سے 118 سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے اِذن سے بیعت کا آغاز فرمایا تھا اور یوں جماعت کا قیام عمل میں آیا تھا۔ یہ دن اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

سوال: جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے بیعت کا آغاز فرمایا تو اس وقت مسلمانوں کی کیا تعداد تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اُس وقت جو مسلمانوں کی حالت تھی، اُس سے ہر وہ مسلمان جس کے دل میں اسلام کا درد تھا، بے چین تھا۔ برصغیر میں آریوں اور عیسائی پادریوں اور ان کے مبلغین نے اسلام پر بے انتہا تابڑتوڑ حملے شروع کئے ہوئے تھے۔ انتہائی شدید حملے تھے کہ مسلمان علماء بھی اُس وقت سہمے رہتے تھے اور ان کے پاس ان حملوں کا کوئی جواب نہیں تھا۔ کچھ تو لاجواب ہونے کی وجہ سے اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت کی جھولی میں گرتے جا رہے تھے اور کچھ بالکل اسلام سے لاتعلق ہو رہے تھے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1888ء کو کیا اعلان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اعلان یکم دسمبر 1888ء کو تبلیغ کے نام سے شائع فرمایا جس میں آپؑ نے فرمایا کہ:

’’مَیں اس جگہ ایک اور پیغام بھی خلق اللہ کو عموماً اور اپنے بھائی مسلمانوں کو خصوصاً پہنچاتا ہوں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدّارانہ زندگی کے چھوڑنے کیلئے مجھ سے بیعت کریں۔ پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں انہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ مَیں ان کا غم خوار ہوں گا اور ان کا بار ہلکا کرنے کیلئے کوشش کروں گا اور خدا تعالیٰ میری دعا اور میری توجہ میں ان کیلئے برکت دے گا بشرطیکہ وہ ربانی شرائط پر چلنے کیلئے بدل وجان تیار ہوں گے۔ یہ ربّانی حکم ہے جو آج مَیں نے پہنچا دیا ہے۔ اس بارہ میں عربی الہام یہ ہے اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا۔ اَلَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللهَ۔ يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ‘‘

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1889ء میں کون سا اعلان شائع فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 12/جنوری 1889ء کو ایک اعلان ’’تکمیلِ تبلیغ‘‘ کے نام سے شائع فرمایا۔

سوال: دس شرائط بیعت کون سی ہیں؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلی شرط بیعت یہ فرمائی: بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق وفجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ وِرد بنائے گا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا، نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلّت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرلے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم یہ کہ تکبّر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خُلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

آٹھویں شرط یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نویں شرط یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دسویں شرط یہ کہ اس عاجز سے (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے) عقدِ اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کے مقام کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے مقام کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: مَیں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درُود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہوسکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اُس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی، وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اُس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مرادیں اُس کی زندگی میں اُس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اُس کے کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذرّیّت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے۔

۞۞۞۞

نماز جنازہ حاضر وغائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 04 جون 2025ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم لطیف احمد جان صاحب

(Raynes Park۔یوکے)

یکم جون 2025ء کو 79 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے والد مکرم صوفی غلام محمد خان صاحب مرحوم (سابق امیر جماعت صوبہ سرحد) کے ذریعہ ہوا۔ آپ کے گھر کے افراد کو 1974ء میں ڈیرہ اسماعیل خان میں شدید تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، مخلص اور غیور احمدی تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء سے عشق کا خاص تعلق تھا۔ تبلیغ کا کوئی موقع جانے نہ دیتے تھے اور صوبہ سرحد کے سرکردہ افراد کو بھی احمدیت کا پیغام پہنچاتے رہے۔ انگلستان آنے پر آپ کو ابتدائی دنوں میں اخبار احمدیہ کی کتابت کرنے اور مسجد فضل سے ملحقہ محمود ہال میں اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام تحریر کرنے کا بھی موقع ملا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ ڈاکٹر صادقہ منصور صاحبہ

اہلیہ مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب (کینیڈا)

11/اپریل 2025ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے دادا حضرت میاں محمد دین صاحب رضی اللہ عنہ نے 1902ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی اور خاندان میں احمدیت کی بنیاد رکھی۔ آپ قادیان میں پیدا ہوئیں۔ خیبر میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس کیا اور مختلف سرکاری و نجی ہسپتالوں میں 42 سال تک سروس کی۔ آپ پاکستان کی پہلی خاتون ریڈیالوجسٹ تھیں اور آپ کو حکومت پاکستان کی جانب سے اعزازات بھی دیے گئے۔ مرحومہ نے اپنی زندگی انسانیت، جماعت اور خلافت کی خدمت میں گزاری اور اپنی نیکیوں سے سب پر گہرا اثر چھوڑا۔ بہت سادہ زندگی گزاری۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ نوافل، تلاوت اور دعاؤں میں بھی ہمیشہ سب سے آگے رہیں۔ مرحومہ خلافت سے بے پناہ محبت رکھتی تھیں۔ ہر تحریک میں حصہ لیتیں اور مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں۔ 1974ء کی مخالفت میں بڑی ثابت قدمی اور استقامت کا مظاہرہ کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں شامل ہیں۔

(2) مکرم ملک لطیف احمد سرور صاحب

ابن مکرم ملک محمد شفیع صاحب (کینیڈا)

6/اپریل 2025ء کو 90 سال کی عمر میں پاکستان میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے شیخوپورہ میں قائد ضلع اور ناظم ضلع انصار اللہ کے علاوہ صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم سینئر ہیڈ ماسٹر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے تھے۔ مرحوم نماز باجماعت اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، ملنسار، دعاگو، مہمان نواز، سادہ مزاج، چندوں میں باقاعدہ، ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیویوں سے 5 بیٹیاں اور 6 بیٹے شامل ہیں۔

(3) مکرم ملک نصیر احمد صاحب

ابن مکرم ملک غلام احمد صاحب

(آف کنری۔حال اسلام آباد)

11/فروری 2025ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، سادہ مزاج، ایمان دار، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت سے بے حد محبت و احترام کا تعلق تھا۔ بہادری اور جرأت سے انسانیت کی خدمت کیا کرتے تھے۔ 2005ء میں زلزلہ کے وقت لاہور جماعت کی طرف سے رضاکارانہ طور پر ایمبولینس لے کر گئے۔ آپ کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بچوں اور خاندان کے دیگر افراد کی صحبت سے فیضیاب ہونے کی بہت توفیق ملی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔

(4) مکرمہ حسن آرا بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم مولانا عبدالعزیز صادق صاحب مرحوم

(مربی سلسلہ۔بنگلہ دیش)

8/اپریل 2025ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا نکاح 1968ء میں اس وقت کے مشرقی پاکستان کے جلسہ سالانہ پر محترم مولانا ابو العطاء جالندھری صاحب نے پڑھایا اور رخصتی کی دعا حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ نے کروائی۔ مرحومہ کے والد مکرم ڈاکٹر امیر حسین صاحب بنگلہ دیش میں اتھالی جماعت کے بانی تھے۔ ایک خوشحال گھرانے سے تعلق رکھنے کے باوجود اپنی بہت سی خواہشات کو قربان کرتے ہوئے اپنی پوری زندگی صبر کے ساتھ نہایت سادگی سے گزاری۔ مرحومہ اپنے شوہر کے ساتھ دس سال ربوہ میں بھی رہیں۔ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، بڑی محنتی، خود دار، قناعت پسند، مہمان نواز، ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ آپ نے لجنہ اماء اللہ بنگلہ دیش کی نائب صدر کے علاوہ مختلف حیثیتوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم محمد حبیب اللہ صادق صاحب ایم ٹی اے لندن میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(5) مکرم سعید اللہ صاحب

ابن مکرم عنایت اللہ صاحب حصاری مرحوم (کینیڈا)

19/اپریل 2025ء کو 76 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کا تعلق ایک نیک خاندان سے تھا اور خود بھی بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ کینیڈا میں لمبا عرصہ مختلف شعبہ جات بالخصوص شعبہ ضیافت میں خدمت کی توفیق پائی۔ مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو کی تعمیر کے دوران بھی خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم نماز باجماعت کے پابند، غریبوں اور ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والے ایک ہمدرد، مخلص اور فدائی وجود تھے۔ کینیڈا میں نئے آنے والے احمدیوں کی مدد کے لیے بھی پیش پیش رہتے تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا وفا اور عقیدت کا تعلق تھا اور اپنی اولاد کو بھی خلافت سے مضبوط تعلق قائم رکھنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

۞۞۞۞

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کار پرداز قادیان)

مسل نمبر 12477: میں عطاء الودود ولد مکرم عبد الشکور ناصر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن: چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 اگست 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار -/18,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محسن احمد ساحل العبد : عطاء الودود گواہ : محمد عظیم احمد جلتار

مسل نمبر 12478: میں تاشفہ آصف بنت مکرم آصف احمد خادم صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن: محبوب نگر ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 اگست 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : حبیب اللہ شریف الامۃ : تاشفہ آصف گواہ : محمد عمر

مسل نمبر 12479: میں عطیۃ الودود سدرہ بنت مکرم محمد عمر صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن: محبوب نگر ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 اگست 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/2,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد عمر خادم الامۃ : عطیۃ الودود سدرہ گواہ : حبیب اللہ شریف

مسل نمبر 12480: میں عمیرہ نورین زوجہ مکرم وی انور احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن: بالاجی نگر محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 اگست 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار ایک عدد، کان کی بالیاں ایک جوڑی، ہاتھ کے کڑے ایک جوڑی، انگوٹھی ایک عدد (کل وزن 10 تولہ 100 گرام 22 کیریٹ)، حق مہر: 3 تولہ 30 گرام 22 کیریٹ وصول پا چکی ہوں۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/2,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : وی انور احمد الامۃ : عمیرہ نورین گواہ : عرشان احمد کاشف

مسل نمبر 12481: میں عرشان احمد کاشف ولد مکرم وی انور صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن: بالاجی نگر محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 اگست 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : وی انور احمد العبد : عرشان احمد کاشف گواہ : شیخ چاند مجیب

مسل نمبر 12482: میں حبیب اللہ شریف ولد مکرم عبد اللہ شریف صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان بے روزگار عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن: محبوب نگر، لکشمی نگر کالونی صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 اگست 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان آبائی گاؤں بمقام چنتہ کنٹہ گرام پنچایت مکان نمبر 1/10 رقبہ 46 مربع گز ہے جس کی قیمت 4 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار -/2,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : خلیل اللہ شریف العبد : حبیب اللہ شریف گواہ : بشارت احمد

مسل نمبر 12483: میں خلیل اللہ شریف ولد مکرم قاسم شریف صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ موٹر میکینک عمر 51 سال پیدائشی احمدی ساکن: محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 اگست 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ والدین کے ترکہ میں سے خاکسار 3 لاکھ روپے کا حصہ دار ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/9,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : حبیب اللہ شریف العبد : خلیل اللہ شریف گواہ : جمیل اللہ شریف

مسل نمبر 12484: میں جمیل اللہ شریف ولد مکرم احمد اللہ شریف مرحوم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن: ستور نگر ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 اگست 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 10 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ چاند مجیب العبد : جمیل اللہ شریف گواہ : محمد عمر

مسل نمبر 12485: میں طیبہ نسرین زوجہ مکرم تنویر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن: چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 اگست 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار ایک عدد، منگل سوتر ایک عدد، چین ایک عدد، کان کی بالیاں ایک جوڑی، انگوٹھیاں 2 عدد (کل وزن 6 تولہ 60 گرام 22 کیریٹ) زیور نقرئی دو جوڑہ پائلوزن 11 تولہ 110 گرام۔ حق مہر -/21,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : تنویر احمد الامۃ : طیبہ نسرین گواہ : محمد عظیم احمد جلتار

مسل نمبر 12486: میں صوفیہ مہتاب بنت مکرم وی انصار احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن: چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 اگست 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : لقمان احمد الامۃ : صوفیہ مہتاب گواہ : شیخ چاند مجیب

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج جس کی فطرت نیک ہو وہ آئیگا انجام کار (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

V-CARE
Food Plaza
Fast Food Restaurant

!! COME HUNGRY !! LEAVE HAPPY !!

Contact : 7250780760
Ramsar Chowk, Ram Das Gupta Path,
Bhagalpur - 812002 (Bihar)

طالب دعا : خالد ایوب (جماعت احمدیہ بھاگلپور، صوبہ بہار)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 74 Thursday 20 November - 2025 Issue. 47

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

غزوہ تبوک کے بارہ میں ایمان افروز واقعات کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ 14؍نومبر 2025 بمقام مسجد مبارک اسلام آباد ٹلفورڈ۔ یو کے

تشہد، تعوذ، اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کے غزوات اور غزوات میں آپ کی سیرت کے حوالے سے ذکر ہو رہا ہے گذشتہ خطبوں میں۔ اس ضمن میں غزوہ تبوک کی تفصیل بیان ہو رہی تھی۔ اس کی مزید تفصیل یہ ہے۔ لکھا ہے کہ اس موقع پر ایک خاتون نے بڑے اخلاص اور جوش کا اظہار کیا۔ اس کو یوں بیان کیا گیا ہے کہ جنگ کے لئے خواتین نے بھی جس طرح بھی ہوا کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ مالی قربانی میں بھی پیش پیش رہیں جس میں انہوں نے اپنے زیورات اتار اتار کر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کئے۔ ایسا ہی جذبات کی قربانی کا بھی ایک واقعہ تاریخی کتب میں محفوظ رہ گیا ہے جس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ:

چونکہ لشکر کو شام کی طرف جانا تھا اور موتہ کی جنگ کا نظارہ مسلمانوں کی آنکھوں کے سامنے تھا اس لئے ہر مسلمان کے دل میں رسول اللہ ﷺ کی جان کی حفاظت کا خیال سب خیالوں پر مقدم تھا۔ عورتیں تک بھی اس خطرہ کو محسوس کر رہی تھیں اور اپنے خاوندوں اور اپنے بیٹوں کو جنگ پر جانے کی تلقین کر رہی تھیں۔ اس اخلاص اور اس جوش کا اندازہ اس طرح ہوسکتا ہے کہ ایک صحابی جو کسی کام کے لئے باہر گئے ہوئے تھے اس وقت واپس لوٹے جب رسول اللہ ﷺ لشکر سمیت مدینہ سے روانہ ہو چکے تھے۔ ایک عرصہ کی جدائی کے بعد جب وہ اِس خیال سے اپنے گھر میں داخل ہوئے کہ اپنی بیوی کو جا کر دیکھیں گے اور خوش ہوں گے تو انہوں نے اپنی بیوی کو صحن میں بیٹھے ہوئے دیکھا اور محبت سے آگے بڑھے پیار کرنے کے لئے۔ جب وہ بیوی کے قریب گئے تو ان کی بیوی نے دونوں ہاتھوں سے ان کو دھکا دے دیا اور پیچھے ہٹا دیا۔ اس صحابی نے حیرت سے اپنی بیوی کا منہ دیکھا اور پوچھا اتنی مدت کے بعد ملنے پر آخر یہ سلوک کیوں ہے؟ بیوی نے کہا کیا تمہیں شرم نہیں آتی۔ خدا کا رسول اس خطرہ کی جگہ پر جا رہا ہے اور تم اپنی بیوی سے پیار کرنے کی جرات کرتے ہو۔ پہلے جاؤ اور اپنا فرض ادا کرو اس کے بعد یہ باتیں دیکھی جائیں گی۔ وہ صحابی فوراً گھر سے باہر نکل گئے۔ اپنی سواری پر زین کسی اور رسول اللہ ﷺ کو تین منزل پر جا کر مل گئے۔

بہر حال پندرہ یا بعض روایات کے مطابق انیس مقامات پر پڑاؤ کرتے ہوئے آپ ﷺ اپنے صحابہ سمیت تبوک کے مقام پر پہنچ گئے۔ تبوک کے اس سفر میں جن جگہوں پر پڑاؤ کیا گیا اس کی الگ سے تفصیل نہیں ملتی البتہ بعد میں ان جگہوں پر مساجد تعمیر کی گئیں اور ان مقامات کے نام پر مساجد کے نام رکھے گئے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو رسول اللہ ﷺ سو گئے ایک رات۔ کافی لمبا سفر تھا تھکاوٹ تھی اور اس وقت بیدار ہوئے جب سورج نیزہ بھر بلند ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے بلال کیا میں نے تجھے نہیں کہا تھا کہ ہمارے لئے فجر کا انتظار کرنا۔ جاگتے رہنا اور ہمیں جگا دینا۔ حضرت بلال نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی طرح نیند مجھے بھی لے گئی۔ مجھ پر بھی نیند کا غلبہ ہو گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے لشکر کو روانگی کا حکم دیا اور پھر کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد سواری سے اتر کر سنتیں ادا کیں اور صحابہ کو نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ سارا دن اور ساری رات سفر کرتے رہے یہاں تک کہ اگلے روز صبح کے وقت آپ ﷺ تبوک پہنچ گئے۔ اس عرصہ میں لکھا تو نہیں ہوا لیکن بہر حال نمازوں کے وقت میں نمازیں ادا کی گئی ہوں گی اس کا وقفہ ہوا ہو گا۔ وہاں جا کے آپ ﷺ نے صحابہ سے خطاب فرمایا تبوک پہنچ کے۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا۔ اے لوگو سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے اور مضبوط ترین کڑا تقویٰ کی بات ہے اور بہترین مذہب حضرت ابراہیم کا مذہب ہے اور بہترین سنت محمد ﷺ کی سنت ہے اور سب سے بلند بات ذکر الٰہی ہے اور بہترین قصہ یہ قرآن ہے اور بہترین امور وہ ہیں جن کو پختہ ارادے سے کیا جائے اور بدترین امور بدعات ہیں اور بہترین ہدایت انبیاء کی ہدایت ہے اور سب سے افضل موت شہادت کی موت ہے اور ہدایت کے بعد سب سے بڑا اندھا پن ضلالت ہے گمراہی ہے اور بہترین اعمال وہ ہیں جو نفع مند ہوں اور بہترین ہدایت وہ ہے جس کی پیروی کی جائے اور سب سے برا اندھا پن دل کا اندھا ہونا ہے۔ آنکھوں کا اندھا نہیں دل کا اندھا ہونا ہے جب اللہ تعالیٰ کی باتیں سمجھ نہ آئیں۔ پھر فرمایا کہ اوپر کا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے اور جو تھوڑا اور کفایت کرنے والا ہو وہ زیادہ اور غافل کر دینے والے سے بہتر ہے اور سب سے بری معذرت وہ ہے جو موت کے وقت کی جائے اور سب سے بری شرمندگی قیامت کے روز ہوگی اور کچھ لوگ نماز جمعہ کے لئے بہت دیر سے آتے ہیں اور کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو چھوڑ چھوڑ کر ذکر الٰہی کرتے ہیں اور سب سے عظیم گناہوں میں سے ایک گناہ جھوٹی زبان ہے اور بہترین دولت مندی تو دل کا دولت مند ہونا ہے۔ یعنی کہ چھوڑ چھوڑ کے نماز ادا کرنے اور دیر سے آنے والوں کو بھی آپ نے پسند نہیں فرمایا آپ نے کہا بہت بری بات ہے یہ۔ فرمایا کہ عظیم گناہوں میں سے ایک گناہ جھوٹی زبان ہے اور بہترین دولتمندی تو دل کا دولتمند ہونا ہے اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے اور دانائی کا کمال اللہ کا خوف ہے اور بہترین بات وہ ہے جو دلوں میں یقین کو جاگزیں کرے اور شک کرنا کفر کا حصہ ہے اور نوحہ کرنا جاہلیت کا عمل ہے اور خیانت جہنم کی آگ ہے اور برا شعر ابلیس کی جانب سے ہے اور شراب گناہ کی جامع ہے اور عورتیں شیطان کے جال ہیں اور جوانی جنون کا ایک حصہ ہے اور سب سے بری کمائی سود کی کمائی ہے اور سب سے برا کھانا یتیم کا مال کھانا ہے اور نیک بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے اور بد بخت وہ ہے جو ماں کے پیٹ سے ہی بد بخت ہو اور تم میں سے ہر ایک آدمی چار ہاتھ جگہ کی طرف جانے والا ہے یعنی آخر میں مرنا ہی ہے قبر میں جانا ہے اور معاملہ آخرت پر موقوف ہے اور کام کا دارومدار انجام پر موقوف ہے اور سب سے برے راوی جھوٹے راوی ہیں اور جو کچھ آنے والا ہے وہ قریب ہے اور مؤمن کو گالی دینا فسق ہے اور مؤمن سے جنگ کرنا کفر ہے اور مؤمن کی غیبت کرنا اللہ کی معصیت ہے اور اس کے مال کی حرمت اس کے خون کی طرح ہے اور جو اللہ کے مقابل پر قسم کھائے گا وہ اس کی تکذیب کرے گا اور جو اس سے مغفرت طلب کرے گا وہ اسے بخش دے گا اور جو اپنے بھائی کو معاف کرے گا اللہ اسے معاف کر دے گا اور جو غصہ کو پی جائے گا اللہ اسے اجر دے گا اور جو مصیبت پر صبر کرے گا اللہ اسے اس کا بدلہ دے گا اور جو شہرت پسند ہو گا اللہ اسے شہرت دے گا اور جو صبر کرے گا اللہ اسے دگنا دے گا اور جو اللہ کی نافرمانی کرے گا اللہ اسے عذاب دے گا پھر آگے فرمایا کہ اے اللہ مجھے اور میری امت کو بخش دے اے اللہ مجھے اور میری امت کو بخش دے اے اللہ مجھے اور میری امت کو بخش دے۔ آپ نے یہ بات تین دفعہ دہرائی۔ پھر فرمایا میں اللہ سے اپنے اور تمہارے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

اس موقع پر ہرقل کو دعوت اسلام کے لئے خط کا بھی ذکر ملتا ہے۔ جب آنحضرت ﷺ تبوک پہنچے تو ہرقل یعنی قیصر روم ہرقل اس کا نام تھا اس وقت حمص میں موجود تھا۔ آپ نے فرمایا جو میرا مکتوب قیصر تک لے جائے گا اس کے لئے جنت ہے۔ ایک شخص نے عرض کی کہ اگر وہ اس خط کو قبول نہ بھی کرے۔ آپ نے فرمایا وہ اسے قبول نہ بھی کرے تو بھی۔ بہر حال لے کر جاؤ۔ چنانچہ وہ شخص آپ کا خط لے کر گیا اور ہرقل کو دے دیا۔ اس نے اسے پڑھا اور کہا تم اپنے نبی کے پاس چلے جاؤ اور اسے بتا دو کہ میں اس کا پیروکار ہوں لیکن میں اپنی سلطنت کو نہیں چھوڑنا چاہتا۔ اس نے کچھ دینار بھی آپ کی خدمت میں بھیجے۔ وہ شخص واپس آیا آپ کو اس کے متعلق بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے جھوٹ بولا ہے۔ سچی بات نہیں کی اس نے اور آپ ﷺ نے دینار تقسیم کر دیئے لوگوں میں۔

غزوہ تبوک کے حوالے سے ہی ایک سریہ کا بھی ذکر ملتا ہے یہ سریہ حضرت خالد بن ولید بطرف اکیدر بن عبد الملک کہلاتا ہے۔ حضور ﷺ نے تبوک ہی میں حضرت خالد بن ولید کو رجب نو ہجری میں چار سو بیس سواروں کا ایک لشکر دے کر اکیدر بن عبد الملک کی طرف دومۃ الجندل روانہ کیا۔ چنانچہ حضرت خالد بن ولیدؓ کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا کی اور بہت مال غنیمت مسلمانوں کو حاصل ہوا۔

یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ تبوک میں پہنچنے کے بعد مزید پیش قدمی کے لئے صحابہ سے آنحضرت ﷺ نے مشورہ کیا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے پیش قدمی کے متعلق صحابہ سے مشاورت کی۔ حضرت عمر نے عرض کی یا رسول اللہ اگر آپ کو آگے بڑھنے کا حکم ہے تو آپ ضرور تشریف لے چلیں۔ ٹھیک ہے ہم چلیں گے ساتھ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھے آگے جانے کا حکم ہوتا اللہ کی طرف سے تو میں تم سے مشاورت نہ کرتا۔ تو انہوں نے عرض کی۔ حضرت عمر نے پھر یہ کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ۔ اہل روم کے پاس بہت سے لشکر ہیں ان میں اہل اسلام میں سے کوئی بھی نہیں ہے۔ ہم ان کے قریب آ گئے ہیں۔ آپ کے قریب آنے نے ہی ان کو خوفزدہ کر دیا ہے۔ ہم اس سال واپس چلے جاتے ہیں حتی کہ کوئی رائے پیدا کر لیں یا اللہ تعالیٰ کوئی صورتحال پیدا فرما دے۔ بہر حال اس بات کو سن کر رسول اللہ ﷺ نے تبوک میں بیس دن قیام فرمایا، اور پھر جانے کا فیصلہ کیا اور ایک دوسرے قول کے مطابق آپ نے بیس سے کم دن تبوک میں قیام فرمایا۔ ان دو مختلف روایات میں تطبیق کی گئی ہے۔ بیس والے قول میں تبوک پہنچنے اور تبوک سے رخت سفر باندھنے والے دو دن بھی شمار ہوئے ہیں جبکہ دوسرے قول میں یہ دونوں دن شمار نہیں کئے گئے۔

مدینہ سے روانگی اور مدینہ واپسی تک دو ماہ یا اس سے زائد عرصہ لگا ہے چنانچہ ابن سعد کے مطابق رجب نو ہجری میں آنحضرت ﷺ اس غزوے کے لئے روانہ ہوئے اور رمضان نو ہجری میں مدینہ واپس تشریف لائے۔ ان دونوں کے درمیان میں شعبان کا مہینہ ہے۔ اس طرح دو ماہ یا اس سے زیادہ عرصہ تک آنحضرت ﷺ مدینہ سے باہر رہے۔ واللہ اعلم۔ حضرت مصلح موعود نے بھی اسکی وضاحت فرمائی ہے کہ جب آپ شام کے قریب تبوک مقام پر پہنچے تو آپ نے اِدھر اُدھر آدمی بھیجے تا کہ وہ معلوم کریں کہ حقیقت کیا ہے اور یہ سفرا متفقہ طور پر یہ خبریں لائے کہ کوئی شامی لشکر اِس وقت جمع نہیں ہو رہا۔ حضرت عمر نے بھی یہی کہا تھا کہ کوئی جنگ کے لئے تو آ نہیں رہا اور ابھی خوفزدہ ہیں بعض اردگرد کے علاقے تو پھر ضرورت کیا ہے جنگ کی۔ اِس پر کچھ دن رسول اللہ ﷺ وہاں ٹھہرے اور اِردگرد کے بعض قبائل سے معاہدات کر کے بغیر لڑائی کے واپس آ گئے۔ یہ کل سفر آپ کا دو اڑھائی مہینے کا تھا۔

باقی انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

بنگلہ دیش کے بارے میں میں نے پہلے بھی کہا تھا دعا کے لئے۔ وہاں مولوی طبقہ جو احمدیت مخالف طبقہ ہے وہ کافی شور مچا رہا ہے۔ کل ان کا ایک جلسہ بھی ہے شاید تو دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو محفوظ رکھے ان کے شر سے بچائے۔ اسی طرح پاکستانی احمدیوں کے لئے بھی اور فلسطینی بھائیوں کیلئے اور افریقہ کے احمدیوں کیلئے دُعا کریں۔ آخر پر حضور انور نے مکرم محمد حُسین صاحب ولد مکرم محمد اسماعیل صاحب آف ربوہ کے حالات بیان کئے اور بعد نماز جمعہ مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆☆☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad